اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

غلام قادیانی

تار کا پتہ
الفضل قادیان

نمبر ۸۳۵
رجسٹرڈ ایل

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار، ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

قیمت

ششماہی للعہ

سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۵۰ | مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

* خود دہلی سے آرڈر دیں کہ شیں۔

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور ۱۵ر دسمبر صبح ۶ بجے موٹر پر امرتسر تشریف لے گئے۔ اور والدہ حافظ ناصر احمد صاحب اور بچوں کو ساتھ لے گئے۔ ۱۰ بجے واپس آ گئے۔

(درابرٹس ٹورنمنٹ بٹالہ)

اس ٹورنمنٹ میں قادیان ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ قادیان، بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔ گورداسپور گورنمنٹ ہائی سکول۔ بٹالہ بیپی کلب، اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ، دہاریوال مشن ہائی سکول، فتح گڑھ اسلامیہ ہائی سکول کی ٹیمیں شامل ہوئیں۔ ۱۵ر دسمبر کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور بیپی کلب بٹالہ کا ہاکی میچ ہوا۔ جس میں بیپی کلب نے ہمارے ہائی سکول کو پہلے ہاف ٹائم میں دو گول دیئے۔ جو ہائی سکول نے دوسرے ہاف ٹائم میں اتار دیئے۔ اتنے میں حضرت خلیفۃ المسیح امرتسر سے آتے ہوئے چند منٹ کیلئے میچ کے ملاحظہ کیلئے ٹھہر گئے۔ دوران وقفہ میں لڑکوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔ دعا کے بعد کی میچ دوبارہ شروع ہو گیا۔ اس کے بعد ہائی سکول نے بیپی کلب کو ایک اور گول دیدیا۔ اس طرح ہائی سکول غیر متوقع طور پر کامیاب رہا۔ پھر مدرسہ احمدیہ اور بیرنگ ہائی سکول کا والی بال میچ ہوا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ کو کامیاب فتح ہوئی۔ ۱۶ر دسمبر صبح ہائی سکول قادیان و اسلامیہ بٹالہ کا ہاکی میچ ہوا۔ جس میں ہمارے ہائی سکول نے بٹالہ کو چار گول دیئے۔ اس کے بعد ہائی سکول قادیان اور بیپی کلب بٹالہ کا والی بال میچ ہوا۔ جس میں ہائی سکول نے تو گیم پر کلب کو شکست دی۔ پھر مدرسہ احمدیہ قادیان اور دہاریوال میں ہاکی میچ ہوا۔ مدرسہ احمدیہ نے ان کو ایک گول دیا۔ پھر ہمارے ہائی سکول اور بیرنگ بٹالہ میں فٹ بال میچ ہوا۔ جس میں بیرنگ بٹالہ نے ایک گول دیا۔ ۱۷ر دسمبر صبح ہمارے ہائی سکول اور فتح گڑھ اسلامیہ سکول کا والی بال میچ ہوا۔ جس میں ہائی سکول قادیان نے تو گیم پر شکست دی۔ اس کے بعد مدرسہ احمدیہ اور گورداسپور کا والی بال میچ ہوا جس میں مدرسہ احمدیہ نے گورنمنٹ ہائی سکول کو شکست دی۔ آخیر میں تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ قادیان کا فائنل والی بال میچ ہوا۔ جس میں ہائی سکول غالب رہا۔ اور شیلڈ حاصل کی۔ اس کے بعد انہی دو سکولوں میں ہاکی کا فائنل میچ ہوا۔ جس میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ اور شیلڈ مشترکہ طور پر حاصل کی گئی۔ پھر مدرسہ احمدیہ اور بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کا فٹ بال میچ ہوا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ نے تین گول دیئے۔ اس کے بعد پھر فٹ بال فائنل میچ مدرسہ احمدیہ اور بیپی کلب بٹالہ کے مابین ہوا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ نے اس کلب کو دو گول دیئے۔ اور فٹ بال شیلڈ حاصل کی۔ جناب ڈپٹی کمشنر گورداسپور موجود تھے۔ آپ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور ٹورنمنٹ کمیٹی کے پریذیڈنٹ مسٹر کار فیلڈ نے قادیان کی احمدیہ ٹیموں کی بہت تعریف کی۔ ٹی پارٹی ہوئی۔

جلسہ سالانہ کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس دفعہ موسم ؟ کا انتظام ہے۔ اور بعض احباب تشریف بھی لے آئے ہیں۔ اور رونق بڑھ رہی ہے۔

سن رائز کے معاونین

سن رائز کا پہلا نمبر چھپ کر آگیا ہے۔ اور خریداروں کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ جن احباب کے نام بطور نمونہ بھیجا گیا ہے۔ وہ اپنے ارادے سے مطلع فرمائیں۔ اور نہ صرف خود خریدار بنیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔ ان کی قیمتیں بھجوائیں۔ مندرجہ ذیل احباب نے سن رائز کے لئے وعدے فرمائے ہیں:-

۲۔ جناب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے	دس خریدار
۳۔ جناب ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ	پانچ خریدار
۴۔ جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر بیت المال	دس خریدار
۵۔ نواب محمد عبداللہ خانصاحب	دس خریدار
۶۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب	دس خریدار
۷۔ میر محمد اسحاق صاحب	دس خریدار

پچیس خریدار دیتے ہیں

۸۔ نیز ارتضےٰ علی خاں صاحب سٹوڈنٹ کرسچن ہاؤس لکھنو لکھتے ہیں میری طرف سے پچیس مستحق طلباء کے نام ایک سال کے لئے سن رائز جاری کرا دیں۔ ایک پرچہ میرے نام بھی۔

ایک سو خریدار کا وعدہ

۹۔ جناب محمد یوسف خاں ولد خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب گلگت اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میں ایک سو خریدار دوں گا۔

۱۰۔ ملک کرم الٰہی صاحب تین خریدار بھجواتے ہیں۔ خود بھی خریدار بنتے ہیں۔

۱۱۔ سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کوہاٹ مصباح کے دو خریدار۔ سن رائز کے تین خریدار۔ انگریزی ریویو کا ایک عنایت فرماتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات

احباب کرام کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر چونکہ ہر ایک جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنی ہوتی ہے اور وقت بہت تنگ ہوتا ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں تاکیداً گذارش ہے۔ کہ وہ قادیان پہنچتے ہی اپنے گروں کے منتظمین سے ملاقات کی درخواست فارم حاصل کر کے جلد سے جلد اس کی خانہ پری فرما کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں بھجوا دیں تا ملاقات کے اوقات کی تقسیم بآسانی ہو سکے۔ والسلام

یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء

جلسہ پر آنے والے احباب

[illegible]

کہ فی زمانہ کسی جماعت یا قوم کی قوت اس کے پریس کی مضبوطی پر منحصر ہے۔ پس جتنا آپ پریس کو مضبوط کرینگے اسی قدر اپنا حلقہ اقتدار وسیع کر لیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جس قدر رسالے و اخبار جاری ہیں۔ ان کی خریداری بقدر استطاعت ہر احمدی پر فرض ہے۔ پھر یہ تو ہر احمدی پر واجب ہے۔ کہ ان کی توسیع اشاعت میں ہر وقت ہی کوشاں رہے۔ اس وقت آپ جلسے پر تشریف لا رہے ہیں۔ تو مفصلہ ذیل تمام رسالوں اور اخباروں کی خریداری کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ اور اگر آپ پہلے ہی سے خریدار ہیں۔ تو دوسرے بھائیوں کو خریدار بنائیں۔ نیز ۱۹۲۷ء کی پیشگی قیمتیں جمع کرا دیں۔

تمام اخباروں کا ایک ہی دفتر

دفتر طبع و اشاعت ریو تشحیذ الاذہان کے پرانے دفتر میں ہے۔ یہیں سب اخباروں اور رسالوں کا دفتر ہے۔ وہاں تشریف لا کر اپنا حساب کتاب ملاحظہ فرمایئے۔ اور قیمتیں جمع کرایئے۔

یہ دفتر ایام جلسہ میں نماز مغرب سے رات کے ۹ بجے تک اور دن کو ۱۰ بجے تک کھلا رہے گا۔ اور اس کے بعد اور پہلے جس وقت آپ آ سکیں۔

الفضل

اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ و عیدین و تقاریر باقاعدہ چھپتی ہیں۔ اور تمام احمدیہ تبلیغی مشنوں کی رپورٹیں واقعات حاضرہ پر افکار و آراء۔ قیمت آٹھ روپے سالانہ۔

احمدیہ گزٹ

صدر انجمن احمدیہ کے تمام صیغوں کی مفصل ماہوار رپورٹیں اور ہدایات و اعلانات۔ قیمت برائے نام ایک روپیہ۔

ریویو اردو

اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں علمی جامع مضامین کا مجموعہ ماہوار۔ قیمت تین روپے۔ طلباء ۲½ روپے۔ اس کے خریدار بہت کم ہیں۔ اس لئے احباب کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے۔

ریویو انگریزی

لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ ہندوستان کے خریداروں کا حساب کتاب یہیں رکھا جاتا ہے۔ قیمت سات روپے سالانہ۔ طلباء کیلئے ساڑھے تین روپے۔

دی سن رائز

مہینے میں دو بار۔ غیر قوموں غیر ملکوں میں اسلام پھیلانے کے لئے انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ دو روپے۔ طلباء کے لئے صرف ایک روپیہ۔ نمونہ مفت منگوا کر دیکھیں۔

مصباح

بہنوں کا اخبار ہے۔ مہینے میں دو بار۔ قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے۔

الملتمس ناظم طبع و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

اخبار احمدیہ

انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۵ دسمبر کو تار ملا۔ کہ استانی سکینۃ النساء کی منجھلی بہن گوجرانوالہ میں فوت ہو گئی۔ مرحومہ کو ایک ماہ سے بخار آتا تھا۔ لڑکا تولد ہوا۔ پیدا ہوتے ہی مر گیا۔ چند گھنٹوں بعد آپ بھی فوت ہو گئیں۔ مرحومہ تعلیم یافتہ احمدی خاتون تھی۔ وصیت کی ہوئی تھی۔ عزم و استقلال کا یہ حال کہ تین چھوٹی بچیاں اور ایک بچہ گود میں تھا۔ باوجود ان مشکلات کے نارمل سکول میں داخل ہو کر دو سال باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور پچھلے سال امتحان دیا تھا۔ سرکاری گرلز سکول کی معلمہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل تعزیت نامہ سے سرفراز فرمایا:-

مکرمی قاضی صاحب۔ السلام علیکم

عزیزہ اقبال بیگم کی وفات کی خبر سن کر افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے خاوند اور بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور بچوں کا حافظ و ناصر۔ والسلام

مرزا محمود احمد ۵ دسمبر ۱۹۲۶ء

احباب جماعت سے توقع ہے کہ دعائے مغفرت فرمائیں گے۔ راقم اکمل عفا اللہ عنہ

اطلاع الفضل

جن خریداران الفضل کی چٹوں پر سرخ نشان ہیں۔ وہ جلسہ پر قیمت نہ دینگے۔ تو ان کے نام ۲۶ جنوری کو وی پی ہونگے۔ ایسے اصحاب کا چندہ ماہ جنوری میں ختم ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان ۱۴ دسمبر ۱۹۲۶ء

احمدیو اپنے روحانی وطن کی طرف آؤ

(حب الوطن من الایمان)

دنیا میں انسان کی طبعی محبوب ترین اشیاء میں سے ایک اس کے آباؤ اجداد کی سکونت گاہ اور اس کا وطن ہے۔ تجربہ اور فطرت کے تقاضے بتاتے ہیں۔ کہ ہر سلیم العقل اور صحیح الفطرت انسان اپنے اندر اپنے وطن کے لئے وسیع جذبہ محبت رکھتا ہے۔ نہیں عالم سے لے کر جاہل تک عاقل سے لیکر نادان اور مہذب سے لیکر وحشی انسان تک۔ ہر وہ متنفس جس کو خدا تعالیٰ نے دل اور کچھ نہ کچھ اس کے اندر جذبات کی چاشنی پیدا کی ہے۔ وہ اس خاک اور اس زمین سے نہ مٹنے والی محبت کے نشہ سے سرشار ہوتا ہے۔ جس سے اس کا گوشت پوست تیار ہوا۔ اور جس کا بہت بڑا دخل اس کے جسمانی قالب کی ریخت اور تشکیل و تکمیل میں مسلم ہے۔ ہاں وہ اپنے جذبہ تفکر و امتنان کے ماتحت اپنی مادر وطن پر اپنی عزیز جان اور اپنی قوم اور اپنی عزت و آبرو تک کو قربان کرتا ہے ہاں یہی وہ چیز ہے۔ کہ جس کے لئے حکومتیں ٹکراتی اور سلطنتیں متصادم ہوتی اور خون کی ندیاں بہ جاتی ہیں۔ چنانچہ حب وطن کے متعلق زمانہ حاضرہ میں ہنگامہ شام کے دل ہلا دینے والے واقعات اور کپکپی پیدا کرنے والے اثرات ہیں۔ جو ایک ایسا سانحہ روح فرسا کی تہ میں حب وطن کام کر رہا ہوتی ہے۔ اور ان تمام تباہی خیز اور ہلاکت آفریں نظاروں کے باوجود ان کے گلستان وطن کی محبت میں کسی قسم کی کمی اور خنکی نہیں واقع ہوتی۔ اور اسی لئے باوجود محدود ذرائع اور رسد محدود ہونے کے ایک زبردست حکومت کے دانت کھٹے کر دیئے۔

جب اس وطن کی محبت کا یہ کرشمہ ہے۔ کہ جس سے اس کا ظاہری گوشت پوست اور اس کا خاکی جسم تیار ہوا ہے۔ تو اس وطن کی محبت کو کونسا انسانی دماغ اندازہ لگا سکتا اور کونسا مقتدر دل احاطہ کر سکتا ہے۔ کہ جو اس کے محبوب آقا کا وطن اور مسکن ہو۔ جس کی روحانیت خیز زمین سے اس کا شاندار ایمانی قالب تیار ہوا ہو اور نہ فنا ہونے والی ابدی اور مبارک زندگی حاصل ہوئی ہو۔ ہاں وہ مسکن مبارک کہ جو خدا کے مقدس مسیح کا تجلی گاہ اور اس کے مقدس رسول کا تخت گاہ ہے۔

یہی وہ ملاذ ہے۔ جس کو آنحضرت فرماتے ہیں۔ حب الوطن من الایمان کہ بے شک اپنے وطن کی محبت زندہ ایمان کی علامت اور جزو ہے۔ اور وہ ایمان مردہ ایمان ہے۔ کہ جس کے اندر اس محبت اور عشق کا ولولہ اور جوش موجزن نہ ہوتا ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اس شخص کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کہ جو قادیان میں بار بار آنے کی تڑپ اور لے اپنے اندر نہیں رکھتا۔

عشق انگیز ایمان رکھنے والے اور محبت کے وجد خیز جذبات رکھنے والے احباب کی نگاہیں اس مرکز قدس اور اس روحانیت کدہ کی طرف تو معلوم نہیں کتنے عرصے سے ہیجان محبت و انتظار اٹھ رہی ہونگی۔ اور ان کے معمور از ایمان دل کس طرح سے ایک ایک گھڑی گن گن کر گذار رہے ہونگے۔ کہ کب اس دیار محبوب اور گلستان طائران قدس میں شامل ہو کر روح افزا نغمہ سرائی میں مست و بیخود ہوں۔ اور محبت کے تموّجات میں سرشار ہوں لیکن ہمارا یہ طرب انگیز خطاب ہر سست گام احمدی کی طرف بھی ہے۔ کہ جس کے سامنے کسی قسم کی روک حائل ہو۔ جو اس کو حقیقی وطن مالوف سے روک رہی ہو۔ وہ اپنی آخرت کے لئے اپنے ایمان کی تازگی اور زندگی اور روحانیت کی سرسبزی و شادابی کے لئے اپنے مضبوط ایمان کی چٹان سے ہر روک کو پاش پاش کرتے ہوئے دیوانہ وار اس برگزیدہ اور مقدس قربانی کی آواز پر اپنے محبوب وطن کی طرف ہاں اس اقدس مسکن کی طرف نعرہ ہائے لبیک بلند کرتا ہوا چلا آئے۔ کہ جس میں ہزاروں اس مقدس انسان کے ہاتھ کے تربیت یافتہ پودے موسم بہار کا سامان پیدا کرینگے۔ اور اس کے گلشن کے بوٹے نکہت افروز سے مشام جان معطر و معنبر کر دینگے۔ اور روح افزا و ایمان افروز نظاروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر ان کے اندر عجیب سرور و انبساط آمیز کیفیات کی لہریں پیدا ہونگی۔ پس اے احمدی جماعت وہ مبارک گھڑیاں قریب آگئی ہیں کہ جن میں سال کی لمبی اور تھکا دینے والی انتظار کے بعد وہ شاندار اجتماع عظیم ہونے والا ہے وہ مبارک ساعت آنے والی ہے کہ جس میں خدائے بلند و برتر کی برکات اور انوار نازل ہونگے اور تمہارے اس اجتماع سے آسمان پر بھی خوشیاں منائی جائینگی اور وہ خوشخبریاں خدائے عز و جل کی طرف سے تم پر نازل ہو رہی ہونگی۔ اور اجتماعی و انفرادی دعائیں عرش معلی تک پہنچ رہی ہونگی۔ اور حیرت انگیز نتائج پیدا کرینگی یہ خطاب ہر اس شخص کے لئے جو مقدس مسیح کے دامن کے ساتھ وابستہ اور اس مقدس بستی کا دلدادہ اور اس کی برکات اور تقدیس کو جانتا اور اسے مرسل ربانی کی تخت گاہ یقین کرتا ہے۔ اس کے اندر ولولہ انگیز اور پرجوش و پر عظمت عزم پیدا کرنے اور عاشقانہ وار لبیک کہنے پر مستعد کرنے کے لئے کافی ہے۔

پس ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ آپ اس برتر از وہم و گماں مبارک موقعہ پر اور اس فراخ خوان نعمت میں شامل ہو کر برکات اور فضلوں کے وارث ہونگے۔ بلکہ اپنے بچوں اور بیویوں اور رشتہ داروں کو بھی یقیناً یقیناً ساتھ لائیں گے۔ جب کہ آئندہ عمارت احمدیت کی تکمیل آئندہ نسلوں کی آبیاری پر موقوف ہے۔ پس ان کا بھی حق ہے کہ ان کے اس ایمانی اور روحانی تقاضا کو پورا کیا جائے۔ جیسا کہ ان کے فطرتی اور جسمانی تقاضاؤں کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور ان میں غیر متزلزل قومی جذبہ اور مستقل جوش اور نہ مٹنے والے ولولہ کی اسپرٹ بھر دی جائے۔ اور نہ صرف اپنے عزیز و اقارب کو ہی ساتھ لائیں۔ بلکہ متلاشیان حق اور طالبان صداقت غیر احمدی احباب کو بھی اس نور کی طرف لائیں۔ جو قادیان کی مقدس بستی سے جلوہ گر ہوا۔ اور تمام عالم میں سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ کیونکہ آج دنیا میں صرف یہی وہ مقام ہے۔ کہ جس میں خاص اعلائے کلمہ کے لئے چاروں طرف سے لوگ مستانہ وار کھنچے چلے آئینگے۔ اور یا تو دن میں کل فہم عمیق کا منظر دکھائیں گے۔ جبکہ ان دنوں میں دنیا کے متوالے اپنی آرام و آسائش اپنی دنیوی بہتری و بہبودی کے لئے کوئی کام کر رہے ہونگے۔ جن کا منتہائے نظر صرف زخارف دنیا ہے۔ پس مبارک ہے وہ انسان جو اس عظیم الشان نعمت خداوندی کو حاصل کرے۔ اور وہ بدقسمتی یا کسی دنیاوی بکھیڑے کی وجہ سے اس سے محروم نہ ہو۔ بلکہ اس چشمہ زندگی پر اعزہ و اقرباء کی جماعت لئے پہنچ جائے۔ اور سیراب ماء زلال روحانیت ہو۔ جب کہ آج صرف یہی وہ مرکز روحانیت ہے۔ کہ جہاں استاد کامل کی شاگردی میں روحانیت کے اسباق دیئے جاتے ہیں۔ اور دین متبوع کی عزت و جبروت قائم کرنے اور علم اسلام کو بلند کرنے اور مسلمانوں کی پرشوکت ترقی کے لئے تجاویز بیان کی جاتی اور عمل میں لائی جاتی ہیں۔

جلسہ سالانہ کے چندہ سے تیرہ ہزار باقی ہے

۱۵ دسمبر تک صرف سات ہزار روپیہ چندہ جلسہ سالانہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہوا ہے۔ اور ابھی تیرہ ہزار باقی ہے۔ حالانکہ اس وقت تک تمام رقم جمع ہو جانی چاہئے تھی۔ تاکہ اخراجات جلسہ کے بارے میں کسی طرح کی دقت نہ پیش آتی۔ مجھے امید ہے۔ کہ جلسہ سے پہلے پہلے مخلص احباب سلسلہ احمدیہ بقیہ رقم پوری کر دینگے۔ انجمنہائے بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ جھنگ۔ سرگودھا۔ بھیرہ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ غازیخان۔ فیروزپور۔ پٹیالہ۔ شملہ۔ دہلی۔ کوئٹہ۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ مونگھیر۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ سیلون۔ رنگون۔ مدراس کو خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنا فرض ادا کریں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کب تک خاموش رہینگے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اشومئی قسمت سے بے طرح مبتلائے بلاء ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری فیصلہ کے ذریعہ ان کو دعوت مباہلہ دی۔ اور اپنی طرف سے دعا شائع بھی کر دی۔ لیکن مولوی صاحب نے موت کا تلخ پیالہ دیکھتے ہوئے بدیں الفاظ اس فیصلہ سے پہلو تہی کی کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

لہذا انہوں نے اپنے مسلمہ قاعدہ کے مطابق کہ "خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے" (اہلحدیث مذکور ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء) مہلت پانے پر اترانے لگے۔ اور اپنی زندگی کو مباہلہ کے اثر کے ماتحت بتلا کر شیخیاں بگھارنے لگے۔ لیکن تا کجے؟ جماعت احمدیہ جو ہر جھوٹے کو گھر تک پہنچا کر چھوڑتی ہے۔ اس بے جا فخر پر کب خاموش رہ سکتی تھی۔ پے در پے دعوتیں طلب فیصلہ ایزدی کے لئے مولوی صاحب کو دی گئیں۔ مگر آپ ایسے ہی چپ سادھے رہے۔ بولے تو یہ کہہ دیا۔ کہ میں نے مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کر لیا ہے۔ اب ان کے امتیوں سے کیا ضرورت ہے۔ ع دروغ گویم برروئے تو۔ اس پر بھی خلاصی نہ ہوئی تو کہا گیا۔ کہ اچھا اگر مباہلہ سے مثل سابق آپ گریز کرتے ہیں۔ تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کذب پر مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں۔ اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ عرصہ تک اس پر بھی حیلے بہانے کا معاملہ رہا۔ آخر کار غیر احمدیان قادیان کے جلسہ ۱۹۲۴ء میں مجمع عام میں آپ نے کہا۔ کہ میں ایسی حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ بر عکس صورت میں جماعت احمدیہ احمدیت سے توبہ کرے۔ اور اس بات کا اعلان قبل ازیں خلیفہ صاحب کر دیں۔ مولوی صاحب نے اپنے خیال میں یہ انوکھی شرط لگا کر سمجھ لیا۔ کہ اب کون پوچھے گا۔ جان چھوٹی ہوئی۔ لیکن ابھی سورج غروب نہ ہوا تھا کہ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے بذریعہ مطبوعہ اشتہار مولوی صاحب کو مطلع کر دیا کہ امام جماعت احمدیہ حسب مطلوب اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ان کے ایک سال میں بطور نشان مر جانے پر جماعت اہلحدیث احمدیت کو قبول کر لینے کا اعلان کر دے۔ جن کے سردار ہونے کا مولوی صاحب کو زعم ہے۔ اس اشتہار کو دیکھ کر آنجناب کے طوطے اڑ گئے۔ اور ایسے کہ تلقین بھاگ گئے۔ کوئی جواب بن نہ آیا۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ کی طرف سے کئی دفعہ حلف مؤکد بعذاب کے لئے دعوتیں دی گئیں۔ کہ آپ اپنی شرمندگی دور کرنے کے لئے ... تمام کے جواب میں اہلحدیث مورخہ ۳ اپریل ۱۹۲۶ء میں وہی بوسیدہ جواب آخری مباہلہ کے نام سے شائع کر دیا۔

جس پر ہم نے الفضل ۲۹ جون ۱۹۲۶ء میں بعنوان "مولوی ثناء اللہ امرتسری کی آخری بات منظور" ایک نوٹ لکھا۔ جس میں ناظر صاحب کے محولہ بالا اشتہار کو درج کرتے ہوئے مولوی صاحب کو عملی میدان میں آنے کے لئے دعوت دی تھی۔ تاکہ مخلوق خدا اس سے بھولے بھٹکے ہدایت پائیں۔ مولوی صاحب تاحال خاموش ہیں اور غالباً خاموش ہی رہیں گے۔ پھر حق پسند طبائع سمجھ سکتی ہیں۔ کہ مولوی صاحب جو بے محل بولنے سے نہیں چوکتے وہ برمحل اور ضروری موقعہ پر کیوں خاموش ہیں۔ کیا ان کو اپنی بیان کردہ حدیث "الساکت عن الحق شیطان اخرس" یاد نہیں۔ سچ ہے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(خادم ابو العطاء اللہ دتا جالندھری۔ قادیان)

منشی پیر بخش صاحب سے کچھ

منشی پیر بخش صاحب رسالہ تائید الاسلام ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں لکھتے ہیں:-

"آپ اتنا نہیں سوچتے کہ اگر مرزا سچا ہوتا۔ تو اس کے دشمن کو خدا اس قدر مہلت کیوں دیتا۔ کہ پندرہ برس سے برابر مفت ہزاروں رسالے تقسیم کر رہا ہے۔ اور مرزا صاحب کی گندم نمائی جو فروشی ظاہر کر رہا ہے۔ خدا مجھ کو ہلاک کر کے مرزا کی حمایت کرتا۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ مرزا کا رد کار ثواب ہے۔ اور خدا کی خوشنودی کا باعث" صفحہ ۱۲

اللہ۔ اللہ۔ اس تندہی اور جانفشانی سے کام کرنے والے بیسیوں ہوں۔ اور سب ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں۔ ہر رنگ میں لوگوں کو روکنے کی کوشش کریں۔ لیکن لوگ، تعلیم یافتہ لوگ بے تحاشا حضرت مرزا صاحب کی جماعت میں شامل ہوتے جاویں۔ اور آپ کا سلسلہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا جاوے۔ کیا اس میں بصیرت رکھنے والی آنکھ کے لئے کوئی نشان نہیں۔ کیا اس قدر سر توڑ مخالفت کے باوجود کامیاب ہو جانا انسانی منصوبہ کی طرف منسوب ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! سچ ہے ؎

وفی کل شیء لہ آیۃ
تدل علی انہ صادق

حیرت کا مقام ہے۔ کہ مدعی الہام و رسالت کی مخالفت میں پندرہ سالہ ناکام مہلت تو دلیل صداقت ہو۔ لیکن مدعی ستائیس سال تک کامیاب مہلت پانے پر بھی صادق نہ یقین کیا جائے۔ ایں چہ بو العجبی است۔

آپ مخالفت نبوت میں پندرہ سال مہلت پانے پر حیران ہیں۔ حالانکہ ابلیس تا قیامت اسی "کار ثواب" کے لئے "من المنظرین" بن چکا ہے۔ اگر مرزا صاحب کی حمایت آپ کی ہلاکت پر ہی منحصر ہوتی۔ تو آپ کبھی کے لقمہ اجل ہو چکے ہوتے۔ لیکن سنت الٰہی اسی طرح پر واقع ہوئی ہے۔ کہ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین وکفی بربک ھادیا ونصیرا (الفرقان ع ۳)

نصرت الٰہی کے اظہار اور ہدایت کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت کے لئے انبیاء کے دشمنوں کو مہلت دی جایا کرتی ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ نبی کو ارشاد ہوتا ہے۔ الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزھم ازا۔ فلا تعجل علیھم انما نعد لھم عدا (مریم ع ۵)۔ کہ ان سرکشوں کی جلد ہلاکت مت چاہو۔ کیونکہ یہی تو لوگوں کو برانگیختہ کرتے ہیں۔ اور اسی طور پر سعید طبائع ہدایت پا جاتی ہیں۔ پس آپ کو مہلت "خدا کی خوشنودی" کی دلیل نہیں۔ بلکہ دراصل آپ نے کام وہ اختیار کیا ہے۔ جس کے لئے قانون قرآنی میں مہلت مقرر ہی ہے۔ چنانچہ اخبار "اہلحدیث" (جو آپ کا ہم مشرب ہے) میں لکھا ہے:-

"قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں اور سنو! بل متعنا ھؤلاء و آباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف ہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔"

(۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

آپ کے "ہزاروں رسالے" تو "ثم تکون علیھم حسرۃ" کا مصداق ہیں۔ اور آپ "ثم یغلبون" کے۔ مختصر یہ کہ آپ جیسے دشمنان صداقت کا مہلت پانا ازبس ضروری تھا۔ اور اس میں بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔ کیونکہ ؎

گر نبودے بمقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

خاکسار

ابو العطاء اللہ دتا جالندھری۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۲۶ء

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمام کارخانہ اجسام اور روح پر چل رہا ہے۔ اور روح وجسم کا آپس میں ایسا تعلق ہے کہ نہ روح بغیر جسم کے پائی جاتی ہے۔ اور نہ جسم بغیر روح کے پایا جاتا ہے۔ ہر جسم کے لئے روح ہے۔ اور ہر روح کیلئے جسم ہے۔ روح بغیر جسم کے کچھ کام نہیں کر سکتی۔ روح کے تمام افعال اور خواص جسم کے ذریعہ سے ہی ظاہر ہوتے ہیں۔

دنیا میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی۔ کہ جو بغیر روح اور جسم کے ہو۔ ہر چیز کے لئے اس جوڑے کا ہونا ضروری ہے کیونکہ بغیر اس جوڑے کے وہ اپنے اثرات نہیں ظاہر کر سکتی بہرحال وہ کسی نہ کسی ظرف میں ہوگی۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی وحدت ہے اس کے سوا جہاں تک ہماری نظر کام کرتی ہے۔ ہر چیز میں یہی سلسلہ نظر آتا ہے۔ کہ اس کے لئے ایک جسم اور ظرف ضرور ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے اسکے افعال کا اظہار ہوتا ہے یہاں تک کہ لطیف سے لطیف چیزوں میں بھی ہمیں یہی سلسلہ نظر آتا ہے۔ مثلاً معانی دنیا میں لطیف چیز ہیں۔ وہ بھی الفاظ کی صورت میں آکر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور نتائج پیدا کرتے ہیں۔

پس جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی چیز بغیر جسم کے نہیں پائی جاتی۔ ہر چیز کے لئے جسم ضرور ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنے افعال ظاہر کرتی ہے۔ حتیٰ کہ لطیف سے لطیف چیزیں بھی کسی جسم اور کسی ظرف کے ذریعہ ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ تو اسی طرح صداقت بھی بغیر ظرف کے ظاہر نہیں ہوا کرتی۔ اور بغیر ظرف کے نہیں پائی جاتی۔ حالانکہ صداقت ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ اور ہمیشہ چلی جائے گی۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے نکلی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کا منبع ہے۔ حتیٰ کہ خود اللہ تعالےٰ کی ذات بھی ایک صداقت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی باقی صفات فاعلیت کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور فاعل کے معنی دیتی ہیں۔ مثلاً وہ رحمان ہے۔ یعنی رحم کرنے والا۔ لیکن صداقت فاعل کے معنوں میں نہیں لی گئی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے متعلق آتا ہے۔ الحق۔ کہ وہ ایک صداقت ہے۔ وہ حق ہے۔ جو ازلی ابدی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ بھی باوجود اسکے کہ ایک صداقت ہے۔ جو ازلی ابدی ہے ہمیشہ اپنی صفات بندوں کے ذریعہ ہی ظاہر فرماتا ہے۔ اپنے بندوں پر علوم کھولتا ہے۔ اور اپنی تجلیات ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہی اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ اور جس طرح وہ اپنی باقی صفات بندوں کے ذریعہ ظاہر فرماتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنا کلام بھی بندوں کے ذریعہ ہی ہمیشہ ظاہر فرماتا ہے وہ اپنے علوم کو اپنے بندوں کے دلوں اور دماغوں میں نازل کرتا اور اپنا کلام پاک قلوب میں الہام کرتا ہے۔ پھر آگے ان کے ذریعہ وہ کلام دنیا میں ظاہر ہوتا اور نتائج پیدا کرتا ہے۔

میرا اپنا یہی عقیدہ اور یہی مذہب ہے۔ . . . . کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہمیشہ جاری چلا آتا ہے۔ اور جاری رہے گا۔ اور اس کے کلام کے ظروف بھی ہمیشہ پائے جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ پائے جائیں گے۔ اور وہ ظروف اللہ تعالےٰ کے انبیاء اور اولیاء وصلحاء ہیں۔

جس طرح ہر زمانہ میں اس کی صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور مختلف چیزوں کے ذریعہ اسکی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً اسکا علم ہے۔ اسکی ہر زمانہ میں تجلیات مختلف رنگوں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس زمانہ میں بھی جسقدر ایجادات ہو رہی ہیں۔ وہ سب درحقیقت اسکے علم کا ظہور ہیں۔ اسکے علم کا نتیجہ ہیں اس کے علوم نے دماغوں پر اپنا عکس ڈالا تب یہ ایجادیں نکلیں۔ اسی طرح اس کا کلام بھی ہر زمانہ میں دلوں پر نازل ہوتا ہے اور ان کے ذریعہ اس کے کلام کا ظہور ہوتا ہے۔

ہاں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے۔ کہ اس کے کلام کے حصول کے لئے قابلیت اور استعداد پیدا کی جائے جیسے تار کے وصول کرنے اور اسے سننے کے لئے اہلیت کی ضرورت ہے۔ تارگھر تو موجود ہے۔ لیکن اگر تار کے سننے والا اور حاصل کرنے والا نہ ہو۔ تو کس طرح اس سے فائدہ حاصل ہوگا۔ اس کے سننے کے لئے تو قابلیت کی ضرورت ہے۔ جب تک وہ قابلیت اپنے اندر نہ پیدا کی جائے۔ تب تک اس سے فائدہ نہیں حاصل ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو تار کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اسکا کلام ہر زمانہ میں نازل ہو سکتا ہے۔ لیکن اسکے سننے کے لئے اور اس کا حاصل کرنے کے بھی تو پہلے قابلیت اور استعداد پیدا کرنیکی ضرورت ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے تو کلام کا فیضان جاری ہے۔ اور علوم کا سلسلہ چلا آتا ہے لیکن اگر ہم میں اسکے لئے قابلیت نہیں ہوگی۔ تو ہم اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

چنانچہ خدا تعالےٰ کے کلام کو جذب کرنے کے لئے حضرت نبی کریمؐ نے بھی مثال کے رنگ میں لوگوں کی تین اقسام بیان کی ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جو اس زمین کی طرح ہیں۔ کہ جو نہ تو پانی کو اپنے اندر جذب ہی کرتی ہے۔ اور نہ جمع رکھتی ہے۔ اور ایک اس زمین کی طرح ہیں۔ جو پانی کو اپنے جذب تو کرتی ہے۔ لیکن جمع نہیں رکھتی۔ اور دوسروں کے لئے مفید نہیں۔ اور بعض اس زمین کی طرح ہیں۔ جو اپنے اندر جذب بھی کرتی ہے۔ اور اتنا پانی جمع بھی رکھتی ہے۔ کہ جس سے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو تین قسم کے لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ **ایک وہ ہیں**۔ جو نہ تو خدا تعالےٰ کے کلام اور علم کو جو پانی کی مثال ہے۔ اپنے اندر لیتے ہیں۔ اور نہ اپنے اندر اسے جمع رکھتے ہیں یعنی نہ خود اس کلام سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

اور ایک وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اپنے اندر اس کلام کو تو جذب کرتے ہیں۔ اور خود اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خود ترقی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچاتے۔ پس اس مثال سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین مدارج کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور جتنی جتنی کوئی قابلیت اپنے اندر پیدا کریگا۔ اتنا ہی وہ کلام اور علم سے فائدہ اٹھائے گا۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکے گا۔

پس ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس قسم کی قابلیت پیدا کریں۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کے کلام اور اس کے علوم کو اپنے اندر جذب کریں۔ اور پھر ان کو دنیا میں پھیلائیں۔

کیونکہ حقیقی اور ابدی زندگی خدا کے کلام سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح بھی فرماتے ہیں۔ کہ انسان طعام سے زندہ نہیں بلکہ خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے جس کا یہی مطلب ہے۔ کہ درحقیقت اللہ تعالےٰ کا کلام ہی زندگی بخش اور اسکے ہی علوم کام آتے ہیں۔

لیکن جس طرح پانی کے لئے مصفٰے اور اعلےٰ ظرف کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح خدا کے کلام کیلئے بھی جس کو پانی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ عمدہ اور صاف ظرف کا یعنی اعلیٰ قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ ظرف وقت کے مامور اور نبی کی تعلیم پر چلنے سے ہی مصفٰے اور عمدہ ہو سکتا ہے۔ اسی لئے مامور کی تعلیم سے استفادہ کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ پس کیا

نہیں تم اپنے ظروف کو اعلےٰ اور وسیع بناتے۔ کیا پانی بغیر ظرف کے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اور کسی استعمال میں آسکتا ہے۔ تو پھر خدا تعالےٰ کے کلام اور مامور کی تعلیم سے استفادہ بغیر اسکی تعلیم پر چلنے اور اپنے اندر عمدہ قابلیت پیدا کرنیکے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم بہت اعلیٰ اور مکمل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اعلےٰ ہے۔ بیشک یہ صحیح ہے۔ لیکن اسکے اعلےٰ اور بہترین ہونے سے تمہیں کیا فائدہ۔ جب تک کہ تم خود اس پر عمل نہ کرو۔ اور اس کے علوم کو اپنے اندر جذب کر کے اسے دنیا میں پھیلاؤ گے نہیں۔

چشمہ تو اسکے لئے اچھا اور مفید ہے۔ کہ جس نے اس سے پانی پیا۔ لیکن جو شخص اسی چشمہ سے پانی ہی نہیں پیتا۔ اسکو اس سے کیا فائدہ؟ اس کے صرف یہ کہنے سے کہ چشمہ بہت اچھا ہے۔ ہلاکت سے نہیں بچایا جا سکتا۔ وہ ہلاکت سے تب ہی بچ سکتا ہے۔ کہ اس چشمہ سے پانی پیئے۔ بیشک چشمہ تو بہت اچھا اور مفید ہے۔ لیکن اس شخص کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ جو اس سے سیراب ہو۔ وہ صرف اس چشمہ کی تعریف کرنے سے خواہ کسقدر بھی تعریف کرے۔ موت سے نہیں بچ سکتا اور نہ اسکی پیاس بجھ سکتی ہے۔ جب تک کہ وہ اسکا پانی نہ پیئے۔

بے شک اتنی نیکی تو اسکی ہے۔ کہ اس نے لوگوں کی اس چشمہ کی طرف رہنمائی کی لیکن خود تو پیاس کی شدت اور ہلاکت سے نہیں بچ سکتا جب تک کہ وہ خود بھی اس پانی کو نہ پی لے۔

جب نجات کیلئے خود بھی چشمہ سے پانی پینا ضروری ہے۔ تو ہماری جماعت کے لوگ بھی کبھی نجات کی امید نہیں رکھ سکتے۔ جب تک حضرت مسیح موعودؑ کے چشمہ سے خود بھی پانی نہ پیئں گے۔ انکی تعلیم پر اپنے آپکو نہ چلائیں گے۔ اور اس تعلیم کے اخذ کے لئے اپنے دماغوں کے ظروف کو اعلےٰ نہ بنائیں گے۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے ظروف کو اعلےٰ اور مصفا بنائیں۔ اور اپنے اندر وہ قابلیت پیدا کریں۔ کہ جس سے نہ صرف انکے اندر پانی جذب ہو بلکہ اتنا پانی جمع ہو۔ کہ دوسروں کو بھی پلائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر اپنے آپ کو ایسا چلاؤ۔ کہ تمہارے مستقبل پر پورا پورا انقلاب آجائے۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر پورے طور پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیں اس کو اپنے اندر سینے کے لئے اور اسکو دنیا تک پہنچانے کے لئے اعلےٰ درجہ کی قابلیتیں عطا کرے۔ اور ہمیں دنیا کے لئے نمونہ اور رہنما بنائے۔ آمین

ستم دیدگان ملت

وفا کیشان احمدیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ڈنکا نہ صرف ہندوستان کے کونہ کونہ میں پہنچ چکا ہے۔ بلکہ اکناف عالم میں سے کوئی جگہ باقی نہیں ہے۔ جہاں حضور کا نام نامی اور اسم گرامی نہ پہنچ گیا ہو۔ اور سلیم طبع لوگ جوق در جوق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ غلامی میں آکر سجدات شکر بجالاتے ہوئے خدمت اسلام میں مصروف ہو رہے ہیں۔ پنجاب کے تو گاؤں گاؤں میں تبلیغ حق اچھی طرح سے پہنچ چکی ہے۔ اور غیر احمدی اصحاب پر شمس النہار کی طرح ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ آج دنیائے اسلام کے پردہ پر اگر حقیقی اسلام ہے۔ تو وہ صرف "احمدیت" ہے مگر آج بھی غیر احمدی اصحاب حقیقی اسلام میں داخل ہونیوالے احباب پر صرف اس وجہ سے کہ کیوں انہوں نے احمدیت کو قبول کر کے دشمنان اسلام کے سامنے سینہ سپر ہونے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ وہ مظالم کر رہے ہیں جن کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ خود جس اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت احمدیت کو قبول کر کے دیتے۔ یا کم از کم خدمت اسلام کرنیوالوں کو دکھ ہی نہ دیتے۔ مگر وائے برحال تعصب و ضد کہ احمدیت کے ماننے والوں کو امن سے نہیں رہنے دیا جاتا۔

ابھی چند دن کی بات ہے۔ کہ چک نمبر ۴۳۸ تحصیل [illegible] ضلع لائلپور میں غیر احمدی اصحاب کے مظالم کا واقعہ رونما ہوا۔ جو یہ ہے۔ کہ اس گاؤں کے چند احباب احمدی ہوئے۔ ان میں سے چند اصحاب "بہشتی" کا کام کرتے تھے۔ ان کو کام سے علیحدہ کر دیا۔ اور یہ اتفاق کیا گیا۔ کہ کوئی شخص ان سے پانی نہ لے اور اس پر بس نہ کر کے جہاں تک ان کے امکان میں تھا ان غریب اور بے کس احمدیوں کو ہر طرح سے تکلیف اور دکھ پہنچایا گیا۔ یہاں تک کہ انکو کنوئیں پر اپنے واسطے پانی لینے سے بھی روکا گیا۔ غرض ان پر بائیکاٹ کا پورا عمل کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک صاحب کو جو کہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ احمدیت کے قبول کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا۔ اور اس پر بھی اکتفا نہ کرتے ہوئے والدین نے اس پر چوری کا جھوٹا الزام لگایا۔

ان احباب پر جب اس طرح سے بائیکاٹ کا عمل کیا گیا۔ تو ان پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ آگئی۔ تو یہ حکیم عبدالحق صاحب احمدی سیکرٹری کے زیر سایہ رہنے لگے۔

اور حکیم صاحب موصوف ہی ان کے اخراجات کا انتظام اپنی گرہ سے فرماتے تھے۔ چوری کا جھوٹا الزام لگنے پر ایک دن گاؤں کے غیر احمدی اصحاب نے حکیم صاحب کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ اسواسطے کہ مال مسروقہ ان کے گھر میں رکھا گیا ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے عین محاصرہ کے وقت اپنے مکان کی دوسری جانب سے ایک صاحب کو بھیجکر اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں کرائی۔ اور پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر محاصرہ کرنے والوں کو ڈانٹا۔ اور ان کو منتشر کر کے امن قائم کیا۔ ہم اس موقعہ پر اہل پولیس کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے غریب اور بے کس اور بے بس احمدیوں کی جائز امداد فرمائی۔

حکیم صاحب نے جب دیکھا۔ کہ ان غریب احمدیوں پر طرح طرح کے مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور بائیکاٹ کے ذریعہ ان پر نا جائز سختی کی جارہی ہے۔ اور وہ اپنی معاش کا کوئی ذریعہ بھی نہیں رکھتے۔ تو ایک عرصہ تک ان کے اخراجات کا بندوبست اپنے پاس سے کیا۔ چونکہ حکیم صاحب کی مالی حالت بھی ایسی نہیں تھی کہ وہ اس امداد کو ہمیشہ جاری رکھتے۔ اسلئے انہوں نے یہ تجویز کی۔ کہ اپنے پاس سے تین صد روپیہ لگا کر دو عدد مشین کپڑا بننے والی منگوائیں۔ اور ان پر ایک کاریگر کو نوکر رکھکر ان کو کام سکھلایا۔ اب یہ دوست خدا کے فضل سے کچھ کام سیکھ گئے ہیں۔ اور اپنی روزی کے قابل ہو رہے ہیں۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاویں گے اور شریر دشمنوں کو جلنے کا موقعہ ملے گا۔ اور وہ شرمندہ ہونگے۔ بلکہ ہو رہے ہیں۔

میں ان احباب کی ان مشکلات اور مصائب میں اظہار ہمدردی کرتا ہوا حکیم صاحب کے اس ایثار اور قربانی کو بہت بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور موصوف کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔

باوجود ان حالات کے بھی حکیم صاحب اور دوسرے دوستوں نے چندہ جیسے اہم فرض کو فراموش نہیں کیا۔ بلکہ چندہ عام کا کل روپیہ جو ان کے ذمہ بقایا تھا۔ وہ یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء سے آج تک کا سب خزانہ بیت المال میں روانہ کر دیا ہے۔

حکیم صاحب کی اس ایثار اور قربانی اور ہمدردی کو اخبار میں اس لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ دوسرے بھائی بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور حتی الوسع اپنے غریب بھائیوں کی امداد کیلئے مناسب تجویز فرماویں۔ اور باوجود دوسری قسم سے مالی امداد اور قربانی کرنے کے اپنے معمولی چندوں میں کمی نہ آنے دیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک ایسا کام ہے کہ جسکی باقاعدگی ٹوٹنے سے مرکزی کاموں پر اثر پڑتا ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ چندہ عام جیسے اہم اور لازمی اور حتمی فرض کو کسی صورت میں بھی خواہ کیسی ہی مشکلات کیوں نہ پیش آویں۔ نظر انداز نہ فرماویں۔ والسلام۔ عبدالمغنی ناظر بیت المال (۱۲/۳)

301

"السلام علیکم"

دنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اس بات کا مدعی ہے۔ کہ میری ہی تعلیم ایسی ہے جو انسان کو خالق کائنات تک پہنچا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں ایک ایسے انسان کے لئے جو اپنی زندگی کے مقصد کی اہمیت کو سمجھتا ہو۔ ایک بہت بڑی نامشکل کام ہو جاتا ہے۔ کہ ہزارہا مذاہب میں سے وہ کس کی پیروی کرے۔ یا یہ کہ جس کی اتباع وہ پہلے کر رہا ہے۔ وہی سب سے بہتر اور اکمل و اعلیٰ مذہب ہے۔ یا اس سے اور بھی کوئی بلند و برتر ہے۔ کیونکہ انسان کی فطرت سلیم یہی چاہتی ہے۔ کہ وہ اپنے لئے سب سے بہترین چیز منتخب کرے۔ مثلاً ایک شخص کے سامنے مختلف پھلوں سے بھرا ہوا ایک ٹوکرا رکھدیں۔ جن میں کچھ کچے ہوں۔ کچھ داغدار ہوں۔ کچھ سڑے گلے ہوں۔ اور کچھ اعلیٰ قسم کے خوب پکے ہوئے ہوں۔ تو وہ طبعاً پکے ہوئے اور پکے ہوؤں میں سے اعلیٰ قسم کو تلاش کر کے اپنے لئے خاص کرے گا۔ بس اسی طرح مذہبی دنیا میں بھی ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسا مذہب اختیار کرے۔ جو سب سے زیادہ صداقتیں اور اچھی باتیں اپنے اندر رکھتا ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایسا راستہ یا مذہب اختیار کرے۔ جس پر چل کر انسان منعم حقیقی تک آسانی کے ساتھ پہنچ جائے۔

ہائے تعصب کا ستیاناس ہو۔ کہ یہ انسان کو صداقت کے قبول کرنے سے روک دیتا ہے۔ اے کاش کہ لوگ تعصب کو زیادہ نہیں صرف دو منٹ کے لئے بالائے طاق رکھکر دنیا کے مختلف مذاہب پر سرسری نظر ڈالتے۔ تو انہیں اعتراف کرنا پڑتا۔ کہ اسلام اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کے اندر سب سے زیادہ صداقتیں اور سب سے زیادہ اچھی باتیں موجود ہیں۔ اسلام کی چھوٹی سے چھوٹی ہی بات کو لو اس کے اندر صداقت کا وہ شاندار پہلو نظر آئیگا۔ کہ شاید و باید۔

بڑی بڑی اصولی باتوں کو اس وقت جانے دیجئے۔ صرف ایک چھوٹی سی بات کو دیکھئے۔ انسانی تمدن کا یہ لازمہ ہے کہ ایک شخص جب کسی دوسرے شخص کو ملتا اور اس سے مخاطب ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے کوئی نہ کوئی ایسا فقرہ یا لفظ بولتا ہے۔ جو مخاطب کے دل میں متکلم کے لئے اعلیٰ جذبات پیدا کرے۔ اور اس کے لئے مختلف ممالک مختلف اقوام اور مختلف مذاہب نے فقرات تجویز کر رکھے ہیں۔ اس وقت اس قدر فرصت نہیں۔ کہ جمیع مذاہب و ملل کے وضع کردہ الفاظ کو جمع کر کے تحریر کیا جائے۔ ہاں یہ اخبار گورودھ گھنٹال مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۶ء سے چند ایسے فقرات نقل کئے جاتے ہیں۔ جو ملاقات کی ابتدا میں بولنے کے لئے مختلف اقوام نے وضع کئے ہوئے ہیں۔

کیسے ہو	انگریزی
کیسے گذرتی ہے .. - - ..	فرانسیسی
کیونکر بسر ہوتی ہے	جرمنی
تمہاری عمر دراز ہو	ہسپانی
آپکو پسینہ تو خوب آتا ہے .. -	مصری
تمہارا سایہ دراز ہو - -	ایرانی
تم نے خوب کھایا۔ ہاضمہ تو درست ہے۔	چینی
تمہارے خاندان پر امن کا سایہ ہو ..	عبرانی
تندرستی ہو۔	افغانی
مزاج اچھا ہے۔	ہندوستانی
خوشیاں مناتے نظر آؤ	یونانی

اب ایک طرف ان فقرات کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف اسلام پاک کا تعلیم کردہ فقرہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" ملاحظہ ہو۔ جسکے معنی ہیں۔ کہ اے مخاطب جہاں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو۔ وہاں ہر قسم کی برکات روحانی جسمانی دینی دنیوی سے بھی بہرہ ور ہو۔ اب ارباب دانش غور فرماویں۔ کہ یہ فقرہ کیسا لطیف کیسا پیارا اور کیسا شاندار اور مخاطب کے دل میں متکلم کے لئے جذبات محبت پیدا کرنیوالا ہے۔ کیونکہ ایک ہی فقرہ میں مخاطب کیلئے اپنی تمنا کو سلامتی کے الفاظ کے ساتھ ظاہر کرتا ہے۔ جس کے لئے آج ساری دنیا بھوکی ہے۔ اور اسے اپنی طرف سے اطمینان دلاتا ہے۔ کہ اس کا وجود اس کے لئے دکھ کا باعث نہ ہوگا۔ بلکہ سلامتی کا دوسرے الفاظ میں یہ ایک دونوں کی طرف سے معاہدہ ہوتا ہے۔ جو تمنا اور دعا کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

کیا دنیا کے تختہ پر کوئی مذہب کوئی قوم اور کوئی گروہ ایسا ہے۔ جو اس سے اعلیٰ یا اس جیسا ہی کوئی کلام ہی اس موقعہ پر بولنے کے لئے پیش کر سکے۔ پس یہ ثبوت ہے۔ اسلام کے دین فطرت اور مکمل الہامی مذہب ہونے کا کہ جسکی چھوٹی سے چھوٹی بات اور معمولی سے معمولی حکم بھی اپنے اندر بیشمار حقائق و معارف رکھتا ہے۔

(عبد الحمید خان۔ لائبریرین تالیف و تصنیف
دمبرینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن۔ قادیان)

یادِ رفتگان

حضرت صوفی غلام محمد صاحب نقل نویس امرتسری مرحوم

صوفی غلام محمد صاحب مرحوم امرتسری بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم خدام اور اصحاب میں سے تھے۔ وہ ابتداً امرتسر میں نقل نویس تھے۔ پھر جب ڈسٹرکٹ جج کی عدالتوں کا نیا انتظام ہوا۔ اور گورداسپور میں ڈسٹرکٹ جج کا قیام ہوا۔ تو وہ گورداسپور تبدیل ہو گئے۔

صوم و صلوٰۃ کے وہ پہلے سے پابند تھے۔ اور جیسا کہ انکے متعلق لکھا گیا ہے۔ طبیعت شرمگین اور پرحیا واقعہ ہوئی تھی۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ گویا قدرت نے یہ عطیہ ان کو پہلے ہی سے دیا تھا۔ جہاں تک میری یاد میری مدد دیتی ہے۔ انہوں نے ۱۸۹۶ء میں بیعت کی تھی۔ وہ سلسلہ کے ساتھ ایک تعلق رکھتے تھے۔ اور برادر مکرم ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ان ایام میں تبلیغی سرگرمیوں میں خصوصیت سے حصہ لے رہے تھے۔ اور ان کے خاندان کے بعض دوسرے ممبروں کو بھی دلچسپی تھی۔ اسی سلسلہ میں صوفی صاحب کا تعلق بھی بڑھا۔ اور وہ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔

سلسلہ کی تبلیغی سرگرمیوں میں وہ اپنی کم سخنی اور حیا پرور طبیعت کی وجہ سے کوئی نمایاں حصہ نہ لیتے تھے۔ مگر مالی حیثیت سے ہر تحریک میں پوری سرگرمی کا اظہار کرتے تھے۔ قادیان کے ساتھ ان کو ایک خاص محبت تھی۔ اور جب بھی موقعہ پاتے وہ ضرور آجاتے۔ اپنے بڑے بیٹے عبد الرحمٰن کو مدرسہ تعلیم الاسلام ہی میں تعلیم دلوائی۔ اور عزیز مکرم عبد الرحیم کو بھی ہمیشہ ساتھ لے کر وقتاً فوقتاً آتے رہتے۔ تاکہ قادیان کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط ہو۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ مکرمی ملک مولا بخش صاحب سے ان کو نہایت محبت تھی۔ اور ملک صاحب کے ساتھ ایک ہی جگہ کام کرنے کی وجہ سے ان کو تقویت اور نماز باجماعت کا موقعہ میسر رہتا تھا۔ نہایت خوردرس اور معاملہ فہم آدمی تھے۔ کفایت شعاری ان کا اصول تمدنی تھا۔ اپنے مفوضہ کار منصبی میں ہمیشہ پوری دیانت اور سرگرمی سے مصروف رہتے تھے۔ اشاعت کتب کا بھی شوق تھا۔ چونکہ ان کی دفتری ذمہ داریاں خود کام کرنیکی اجازت اور فرصت نہ دیتی تھیں۔ اس لئے بعض دوستوں سے مل کر یہ کام بھی کبھی کبھی کیا کرتے تھے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ تجارتی نقطہ خیال سے انہوں نے شائد کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

سب سے پہلے انہوں نے نور الدین چھپوائی تھی۔ اور عرصہ دراز تک یہ کتاب ذخیرہ میں موجود رہی۔ مرحوم کے سوانح عمری پر امرتسری احباب خصوصاً ملک مولا بخش صاحب اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب خوب روشنی ڈال سکتے ہیں۔ اور میں ان سے پبلک درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے عزیز اور مکرم بھائی کے حالات زندگی ضرور لکھدیں۔

مکرمی مفتی فضل الرحمن صاحب بھی لکھ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ مفتی صاحب کے ساتھ انکو بہت محبت تھی۔ اور وہ جب کبھی آتے تھے علی العموم مفتی صاحب کے مکان پر فروکش ہوتے تھے۔ وہ بھی حق رفاقت ادا کریں گے۔ اگر انکی سوانح عمری کے متعلق کچھ لکھدیں۔

میں نے جس امر کو خصوصیت سے انکی عملی زندگی میں مطالعہ کیا وہ انکا حسن اخلاق اور ہروقت خندان جبیں رہنا ہے۔ وہ جب ملتے تو ہنسکر ملتے۔ میں نے انکو غمگین اور روتی صورت کبھی نہیں دیکھا یہ بات ایک حد تک ان کے بچوں میں بھی پاتا ہوں۔ بچوں کی تربیت اور ان کے اکرام کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بعض وقتی ضرورتوں نے تربیت اولاد کا کام ان کے ہی ہاتھ میں دیدیا تھا۔ اس لئے وہ نہایت خوبی اور بلند حوصلگی سے اس کام کو کر سکتے تھے۔ نماز با جماعت کے پابند تھے۔ اور نوافل کی بھی عادت رکھتے تھے۔ خاکساری اور فروتنی کو پسند کرتے۔ مگر خودداری کے اصول کو کبھی ہاتھ سے نہ دیتے۔ چونکہ کم گو تھے۔ اسلئے رائے نہایت وقیع اور اقرب بالصواب ہوتی تھی۔ باوجود ساری عمر کچہری میں گذارنے کے کچہری کی زندگی کے آثار ان میں قطعاً مفقود تھے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ انسان ہر موقعہ اور ہر حالت میں ثابت قدم رہ سکتا ہے اگر وہ کوشش کرے۔ تو خدا تعالیٰ اسکی تائید فرماتا ہے۔

جب سے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ کسی موقعہ پر انہیں کوئی ابتلاء نہیں آیا۔ بلکہ عجیب بات یہ ہے۔ کہ ایام ابتلاء کے عین قریب انہوں نے بیعت کی۔ عبداللہ آتھم کی پیشگوئی جب ظاہری طریق پر پوری ہوتی تو امرتسر میں ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا۔

غرض صوفی صاحب ایک عملی انسان تھے۔ اور احمدیت کے رنگ میں رنگین اور گداز تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت کے ساتھ انہیں مخلصانہ ارادت اور محبت تھی۔ دامن خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہے۔ اور بعض امرتسری غیر مبایعین کبھی ان پر اپنا اثر نہ ڈال سکے۔ وہ ایک عرصہ تک اخبار الحکم کے خریدار رہے۔ مگر میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ وہ اخبارات کے لئے زیادہ وقت نہ دے سکتے تھے۔ اور نہ زیادہ دلچسپی تھی۔ (عرفانی)

مُعاونین انگریزی رسالہ ریویو

(۱)

میں کچھ عرصہ سے اخبار الفضل کا مطالعہ باقاعدہ کر رہا ہوں۔ مخدومی عرفانی صاحب کی تحریک نے دل پر خاص اثر کیا۔ میں احمدی نہیں ہوں۔ لیکن دل میں تبلیغ کا شوق رکھتا ہوں۔ خود تبلیغی کام کرنے سے معذور ہوں۔ لیکن مبلغین اسلام کی قدر کرتا ہوں۔ چونکہ مذہبی تعصب سے واسطہ نہیں۔ اسلئے سلسلہ احمدیہ کی اسلامی خدمات اور شاندار تبلیغی کارگذاریوں کا دل سے مداح ہوں۔ اشاعت اسلام کے واسطے مالی امداد دینے سے مجبور ہوں۔ کیونکہ میں ایک طالبعلم ہوں۔ لیکن پھر بھی میں محترم عرفانی صاحب کی تحریک پر لبیک کہتا ہوں۔ اور انگریزی ریویو کا خریدار بنتا ہوں۔ اس کے علاوہ انگریزی اخبار جو کہ عنقریب ہی جاری ہونیوالا ہے۔ اسکا بھی خریدار ہوں۔ محض اس لئے کہ یہ اخبار اسلامی خدمت کرنے والی جماعت کا ابتدائی اخبار ہے۔ جس کا اولاً خریدار ہونا ہی ایک عظیم الشان تبلیغ کا پیش خیمہ ہے۔ حالانکہ میں انگریزی زبان سے بالکل ناآشنا ہوں۔ لیکن انگریزی دان دوستوں کو پڑھنے کے لئے دوں گا۔ اور خود سنونگا۔ صوفی کرم الہی طالبعلم ٹیچرز کلاس زرعی کالج لائلپور

(۲)

نہایت ادب سے گذارش ہے۔ کہ انگریزی ریویو کی دس ہزاری تحریک پڑھی۔ حضور کے یہ ادنیٰ خادم تین انگریزی رسالوں کی قیمت پیش کرتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ قدویان کے حق میں خاص دعا فرمائی جاوے۔ بعدہٗ ان تین رسالوں سے دو رسالے حضور ولایت میں جنکے نام چاہیں۔ جاری کرادیں۔ تیسرا رسالہ سکول ہذا میں بنام منشی عبدالعزیز صاحب جاری فرمایا جاوے۔ دونوں رسالوں کی قیمت اسی وقت بھیجدی جاویگی۔

قدویان مدرسین۔ مدرسہ میراں پور بقلم سیدلال شاہ احمدی

(۳)

شیخ یعقوب علی صاحب کی تحریک ہے جو انہوں نے ریویو انگریزی کے متعلق کی ہے۔ مجھے اتفاق ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر ممکن طریق سے اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نیک کام کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ فی الحال ایک کاپی ریویو انگریزی ایک سال کے واسطے وی پی کر کے مشکور فرماویں۔

محمد لطیف۔ ٹھیکہ دار۔ ریلوے اسٹیشن۔ لنڈی کوتل۔ ضلع پشاور۔

(۴)

آج اخبار الفضل میں شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا مضمون "انگریزی ریویو کے لئے دس ہزار خریدار چاہئے" پڑھا۔ میں انگریزی زبان سے ناواقف ہوں۔ میری مالی حالت بھی اس وقت بہت نازک ہے۔ تاہم میں انشاء اللہ تعالیٰ رحمٰن رحیم پر توکل کرتا ہوا کہ آخیر دسمبر تک ایک نسخہ ریویو کی قیمت داخل خزانہ کر دونگا۔ آپ کسی حاجتمند شخص کے نام رسالہ جاری کرادیں۔ الراقم :۔ ملک حسن محمد احمدی۔ قادیانی۔ حال منتھ۔ ریاست حیدرآباد دکن

(۵)

اخبار الفضل میں تحریک ایک سو والنٹیر کی پڑھی۔ گذارش ہے۔ کہ مجھے بھی ایک خریدار کی جگہ دیجاوے۔ اور قیمت کے متعلق مطلع فرماویں۔ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دونگا۔ افسوس کہ خدا نے مجھے کیوں سو ہی خریدار کی طاقت نہ دی۔ اسوقت میں اپنی خورد و نوش کے سامان کے مہیا کرنے پر مجبور ہوں۔ غربت نے تنگ کر رکھا ہے۔ الراقم غلام نبی احمدی۔ از پرتور۔

(۶)

(پانچ روپیہ ماہوار کی امداد)

میں نے ماہواری چندہ کے ہمراہ دس روپے انگریزی اخبار "سن رائز" کیلئے اور پانچ روپیہ انگریزی نمازوں کے لئے حسب تحریک عرفانی صاحب ارسال کئے ہیں۔ محاسب صاحب کی خدمت میں آج اخبار الفضل مورخہ ۷ر دسمبر ملا ہے۔ اس میں ریویو انگریزی کی تحریک ہے۔ جسکے لئے آج ہی ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا کردیا ہے۔ انگریزی ریویو میرے پاس آتا ہے۔ اسکا سالانہ چندہ ادا کر دیا ہوا ہے۔ ان پانچ روپوں کی انگریزی ریویو کی کاپیاں میری طرف سے ماہوار انگلستان میں تقسیم کر دیجایا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ماہواری چندہ کے ہمراہ پانچ روپیہ ارسال کرتا رہونگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ بھیجنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ محمد فضل الحق۔ وائرلس جنڈولہ وزیرستان۔

مِصباح کی پہلی خریدار

مصباح کے لئے احباب نے کم توجہ دکھائی ہے۔ غالباً اپنے گھروں میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ ورنہ خواتین سلسلہ احمدیہ کی طرف سے تو شدید تقاضا تھا۔ کہ پرچہ الگ جاری کیا جاوے۔ اب جو اخبار نکلنے والا ہے۔ تو اس کا چلانا اس کے لئے خرچ بہم پہنچانا خواتین ہی کا کام ہے۔ دو روپے آٹھ آنہ (عہ) سالانہ۔ ساڑھے تین آنہ ماہوار بڑی بات نہیں۔ کیا ہمارے بھائی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر اتنا خرچ بھی گوارا نہیں کریں گے۔ چندے آپ امداد کریں۔ پھر بیبیاں آپ سنبھال لیں گی۔

سب سے پہلی درخواست از خانہ عبدالحفیظ صاحب مقام ویرووال ضلع امرتسر آئی ہے۔

دوسری درخواست اہلیہ بابو علی محمد صاحب شہر فیروزپور کی ہے۔ اس کے بعد اور بھی کچھ درخواستیں پہنچی ہیں۔ ہر جگہ کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ پانسو درخواست جمع ہو جائے۔ مصباح کا پرچہ لکھا جاچکا ہے۔ عنقریب احمدیہ گزٹ کے ساتھ

وصیت نمبر ۲۴۹۲

میں عبداللطیف احمدی ولد حافظ شاہ محمد قوم جٹ گوندل ساکن خانووال
ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب
ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اول میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری
ماہوار آمد بیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر
انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت
ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام
الموصی عبداللطیف احمدی عفی عنہ۔ حال قادیان۔ گواہ شد:۔ دحافظ
روشن علی۔ گواہ شد:۔ فخر الدین احمدی ملتانی۔ ۲۶/۵/۱۹

وصیت نمبر ۲۴۹۴

میں محمد عبداللہ ولد شیخ محمد اکرام ساکن کلانور ضلع گورداسپور بقائمی
ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد قیمتی چھ صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس
جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۶۰ روپیہ ماہوار ہے
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ
قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ یا جائداد
کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر
روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ تفصیل جائداد:۔ دو دکان پختہ
۲ عدد واقعہ کلانور و ۱/۲ حصہ مکان سکنی واقعہ کلانور ضلع گورداسپور۔ ۲۶/۵/۱۹
الموصی محمد عبداللہ احمدی ولد شیخ محمد اکرام۔ گواہ شد:۔ شیخ عبدالحق پٹواری
ڈالہ بانگر۔ گواہ شد:۔ (ڈاکٹر) احمد الدین ولد شیخ نور الدین احمدی ڈالہ بانگر

وصیت نمبر ۲۴۹۶

میں حمیدہ بیگم زوجہ شیخ محمد عبداللہ ساکن ڈالہ بانگر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش
وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان
اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی
جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے
رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے
منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد مہر ہمار زیور مارہے۔
۲۶/۵/۱۹ الموصیہ حمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ شیخ عبدالحق پٹواری
ڈالہ بانگر بقلم خود۔ گواہ شد: (ڈاکٹر) شیخ احمد الدین ڈالہ بانگر

وصیت نمبر ۲۴۹۵

بی بی سمات امیر نشاں بنت شیخ غلام محمد ساکن کلانور ضلع گورداسپورہ بقائمی
ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اسکے
۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی
زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں
بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی
جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی (۳) میری
موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی ایک جوڑی ڈنڈیاں۔
ایک عدد دام۔ نقرئی ڈنڈیاں ۴ عدد ۲۶/۸/۱۹۔ الموصیہ امیر نشاں
گواہ شد: شیخ عبدالحق پٹواری ڈالہ بانگر۔ گواہ شد:۔ (ڈاکٹر)
شیخ احمد الدین ولد نور الدین احمدی سکنہ ڈالہ بانگر۔

وصیت نمبر ۲۴۳۸

میں رانی زوجہ فضل الدین قوم صاحبزادے ساکن پیر شاہ رحمان
ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ
کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور اور مہر قیمتی ۵۰۰
روپیہ کا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جس قدر جائداد
ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
اور جو رقومات میں بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
میں اپنی زندگی میں کرجاؤں وہ حصہ موعودہ سے منہا کی جائے گی۔
والسلام ۷ جون ۱۹۲۶ء نشان انگوٹھا رانی۔ گواہ شد:۔ بقلم خود
شاہ دین درزی۔ گواہ شد محمد احسن قاضی۔

وصیت نمبر ۲۴۳۴

میں محمد کریم احمدی ولد شیخ غلام علی ککے زئی ساکن فیض اللہ چک
ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد
متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سردست میری کوئی
جائداد نہیں میری ماہوار آمد قریباً ۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست
اپنی آمدنی کا ۱/۹ حصہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتا رہوں گا اور میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔
صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک و قابض ہوگی۔ فقط
المرقوم ۲۴ مئی ۱۹۲۶ء بمقام قادیان۔ محمد کریم احمدی سکرٹری تبلیغ
انجمن احمدیہ منٹگمری۔ گواہ شد نقر اللہ سگنیلر حال وارد قادیان
گواہ شد:۔ مبارک احمد احمدی مدرس مدرسہ احمدیہ جماعت ششم قادیان
۲۶/۵/۲۴

وصیت نمبر ۲۴۷

میں حسن بی بی زوجہ جھنڈو قوم گھمار ساکن تنگل ضلع گورداسپورہ
بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس
کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر اپنی
زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ
قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو
ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی
(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی ۱۰ روپیہ فقط۔
۲۶/۷/۶۔ الموصیہ حسن بی بی
گواہ شد:۔ بقلم خود قمر الدین سکرٹری تنگلاں۔
گواہ شد:۔ محمد دیا ولد جھنڈو گھمار تنگلاں۔

وصیت نمبر ۲۴۱۷

میں عبداللہ ولد مہین قوم گھمار احمدی ساکن چیندر کے نگوے ضلع
سیالکوٹ کا ہوں۔ جو کہ میری اس وقت جائداد قیمتی ۱۵۰۰ روپیہ
ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا
ہوں۔ علاوہ اس کے میری آمدنی بھی جو بصورت غلہ کے ہوتی ہے
جس کا اندازہ صحیح نہیں ہوسکتا۔ لہذا میں اپنی آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ
بعد وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت
ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور
جو رقومات میں جائداد کے طور پر بعد وصیت داخل کرجاؤں۔ وہ
حصہ موعودہ سے منہا کی جاویں گی۔ فقط والسلام ۱۱ اپریل ۱۹۲۶ء
بقلم خود فیض احمد خاں۔ الموصی عبداللہ ولد مہین گھمار۔ گواہ شد:۔
سیف اللہ ولد کرم الٰہی سکنہ چیندر کے نگوے۔ گواہ شد۔ خیر دین ولد
مہین برادر حقیقی موصی۔

وصیت نمبر ۲۴۲۵

میں فضل نور زوجہ صوفی محمد ابراہیم قوم بٹ ساکن قادیان ضلع
گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد
متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے
وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ
صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل
کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر
دیجائے گی (۳) میری موجودہ جائداد زیور اور نقد روپیہ بعہ مہر کے
کل بارہ سو روپیہ ہے۔ ۲۶/۵/۱۶ الموصیہ فضل نور بنت میاں نظام الدین
بٹ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم۔ بی۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام ہائی سکول
قادیان۔ گواہ شد:۔ عطا محمد بقلم خود انسپکٹر آف ورکس حال رہتکی
جہلم شہر۔

وصیت نمبر ۲۱۱۵

میں دولت بی بی زوجہ عبداللہ قوم گھمار ساکن چیندر کے نگوے
ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے
متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر
جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ
قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی
رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
میری موجودہ جائداد زیور قیمتی ۵۰ نقد برتن چہار متفرق سامان
۵۰ ہے۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ الموصیہ دولت بی بی زوجہ
عبداللہ گھمار گواہ شد:۔ خدا بخش اگروالی چیندر کے نگوے۔
گواہ شد: عبداللہ خاوند موصیہ۔

(اشتہارات)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں ایک ضروری عرض

معزز احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ چند ہی سال گذرے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کے باعث نایاب ہو رہی تھیں۔ اور احباب کو دوگنی چوگنی بلکہ بعض کتب تو دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں۔ اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا۔ کہ جس کا احساس کم و بیش ہر ایک احمدی کو تھا۔ اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو۔ اور اس احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کے لئے سرمایہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس پر تئیس چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور وہ کام جو برسوں سے قلت سرمایہ کی وجہ سے رکا پڑا تھا صیغہ دعوت و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جب کہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے کہ بہت سی نایاب بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع کی گئی ہیں۔ نہ صرف حضرت مسیح موعود کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب (جن میں بعض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت جس نے کہ اس قدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے احباب کی توجہ اور امداد کا از حد مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جس قدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض انگریزی اور عربی کتابیں بھی شائع کروائی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اب جبکہ دوگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ ضرور ان کو خریدیں۔ اور پڑھیں بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں ان کی اشاعت کی تحریک کریں۔ بلکہ ہم جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کرام کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ وہ جب دارالامان میں حاضر ہوں۔ تو اپنے اس قومی بک ڈپو میں بھی تشریف لائیں۔ اور انہیں جس کتاب کی ضرورت ہو۔ وہ یہاں سے خریدیں۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو یہ کہ احباب کو مختلف جگہ سے مختلف کتابیں خریدنے کی زحمت نہ اٹھانا پڑیگی۔ دوسرے یہ کہ ان کتب کی فروخت سے جو روپیہ بک ڈپو کو وصول ہوگا۔ اس سے حضرت مسیح موعود کی دیگر نایاب کتب کو بھی جلد سے جلد شائع کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ تاکہ احمدی دوستوں کو وہ کتابیں بھی جو دس گنی قیمت دینے پر بھی نہیں ملتیں۔ معمولی قیمت پر بآسانی مل سکیں اور خدا کے مسیح کا پاک کلام دنیا میں اشاعت پائے اور پیاسی روحوں کی تشنگی بجھانے کا موجب ہو (نوٹ) مفصل فہرست کتب طلب کرنے پر دفتر سے مفت ملیگی۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کیلئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ۔ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت۔

سرمہ نور العین

اس کے اجزاء موتی و ممیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار جالا ناخونہ۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم پڑوال کا دشمن ہے موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے سپید اور پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے۔ (عہ)

مفرح عنبری زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد و نقرس کے درد و سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ جنبش کرتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

کار ثواب یتامیٰ کی مدد

قابل توجہ سیکرٹری صاحبان جماعتہائے احمدیہ

اس وقت کارخانہ مشین سیویاں میں ایسے یتیم بچوں کی گنجائش ہے۔ جو کام سیکھ کر بارزگار رہنا چاہیں (۱) عرصہ پانچ سال کام سیکھنا ہوگا (۲) مختلف کام سکھائے جائیں گے۔ مثلاً سوئی مشین و دیگر اشیاء کی مرمت۔ انجن ڈرائیوری۔ نکل پالش۔ ڈھلائی وغیرہ جن کے ذریعہ انسان معقول روزگار پیدا کر سکتا ہے۔ (۳) بچوں کے اخراجات و خوراک و لباس کا کفیل کارخانہ ہوگا (۴) علاوہ کام سکھانے کے پڑھائی کا بھی انتظام ہوگا۔ (۵) بچے کی عمر ۹ سال سے کم اور ۱۵ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے (۶) ہمراہ درخواست امیر یا سیکرٹری مقامی جماعت کا سارٹیفکیٹ ضروری ہے ہر ایک بچہ کے لئے ضامن کا ہونا ضروری ہے۔ جو اس عرصہ میں کام چھوڑنے کی صورت میں گذشتہ خرچ کا ذمہ دار ہوگا۔ تمام درخواستیں ۱۵ جنوری تک بنام

مینیجر کارخانہ سیویاں۔ قادیان پنجاب

پہنچ جانی چاہیئیں۔ تمام سیکرٹری صاحبان اپنی جماعت کے یتامیٰ جو بوجہ مفلسی کچھ کام نہیں کر سکتے۔ اس کارخانہ میں بھیج کر اس کار ثواب میں حصہ لیں۔

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں سکنی زمین

جو احباب قادیان کی پرانی آبادی یا نئی آبادی میں سکنی زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار کے پاس اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ جسمیں رقبہ مطلوبہ محلہ۔ محلہ کے اندر جائے وقوع یعنی مجوزہ بڑے بازار میں جگہ درکار ہے جسکی شرح زیادہ ہوتی ہے یا اندرون محلہ چھوٹے رستوں پر اندازہ قیمت وغیرہ درج ہوں۔ پرانی آبادی میں قیمتیں بہت گراں ہیں۔ یعنی اوسط قیمت فی مرلہ یک صد روپیہ سمجھنی چاہیئے۔ اور نئی آبادی میں موقعہ اور جگہ کے لحاظ سے [illegible] روپیہ فی مرلہ سے لے کر [illegible] فی مرلہ تک قیمت ہے۔ ہاں البتہ جو قطعات پرانی آبادی کے بہت قریب ہیں۔ یا نئی آبادی میں آباد مکانوں کے اندر گھرے ہوئے ہیں۔ ان کی قیمت اس شرح سے زیادہ ہوتی ہے۔ نئی آبادی میں پانچ مرلہ سے لے کر چار کنال تک کے قطعات مل سکتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کے لئے خاص انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اور خاص شرح ہوتی ہے۔ جو دریافت پر بتلائی جا سکتی ہے۔ تمام قطعات کیلئے باقاعدہ رستوں کا انتظام ہوتا ہے۔ نئی آبادی فی الحال چار محلوں میں ہے۔ اول محلہ دارالعلوم جسمیں ہسپتال اور بورڈنگ اور مدرسہ وغیرہ ہیں۔ دوئم محلہ دارالفضل جو محلہ دارالعلوم کے مشرقی جانب دور تک پھیلتا ہوا چلا گیا ہے۔ اور جس میں فاروق منزل اور میاں شریف احمد صاحب کا مکان اور ہمارا فارم ہے۔ سوئم محلہ دارالبرکات جو محلہ دارالفضل کے جنوب مشرق میں راستہ کھارہ کے دوسری طرف ہے۔ اور جس میں مستری عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار اور غلام محی الدین صاحب تھانیدار اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کے مکانات ہیں۔ چہارم محلہ دارالرحمت جو بورڈنگ کے غرب میں راستہ بوٹر کے غربی جانب سٹور کی عمارت سے لے کر دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جس میں احمدیہ سٹور اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور میاں میراں بخش صاحب شیخوپوری کے مکانات ہیں۔ قادیان کی پرانی آبادی کا نام محلہ دارالامان ہے۔ اگر خواہشمند احباب جلسہ سے قبل میرے پاس درخواستیں بھجوا دیں۔ تو مجھے یہ سہولت ہوگی۔ کہ ضرورت کے مطابق نئے نشانات لگوا دئے جائیں گے۔ مگر درخواست کنندہ پر کسی قسم کی ذمہ واری نہیں ہوگی۔ کہ وہ ضرور اپنی درخواست کے مطابق اراضی خریدے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ اور مقررہ شرح سے کمی بیشی کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اقساط سے بھی قیمت لی جا سکتی ہے۔ مگر جب تک پوری قیمت ادا نہ ہو جائے۔ خریدار کے نام پر کوئی قطعہ قطعی طور پر روکا نہیں جاتا۔ بعض مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان

(اشتہارات)

اعلان

مصنّفِ قاعدۂ یَسّرنَا القرآن کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف بارِ سوم چھپ گیا ہے۔ اِس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ قرآن شریف قاعدۂ یَسّرنَا القرآن کی طرزِ کتابت کا ہے کیونکہ قاعدۂ یَسّرنَا القرآن کی طرزِ کتابت خود مصنّفِ قاعدۂ یَسّرنَا القرآن کی ایجاد ہے۔

ملنے کا پتہ یہ ہے:- مینیجر دفتر قاعدۂ یَسّرنَا القرآن۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

تین نئی کتابیں

منہاج الطالبین

یہ وہ معرکۃ الآراء اور حقائق و معارف سے لبریز تقریر ہے جو سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء فرمائی تھی۔ جن دوستوں نے اسے سنا تھا وہ اس مضمون کی اہمیت کو خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور نے اس میں کس قدر ضروری اور اہم باتیں بیان فرمائی تھیں کہ جن پر عمل کر کے انسان نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی بدیوں سے نجات پا سکتا ہے بلکہ حضرت اقدس کے بیان کردہ طریقوں پر چلکر اپنے اندر اعلیٰ درجہ کے اخلاق بھی پیدا کر سکتا ہے یہی نہیں بلکہ روحانیت میں بھی اعلیٰ درجہ کی ترقی کر کے باخدا انسان بن سکتا ہے۔ اس مہتم بالشان اور بیش بہا مضمون کے متعلق مزید لکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ احباب اسکی اہمیت اور ضرورت کو خوب سمجھتے ہیں۔ یہ تقریر بعد نظر ثانی زیر طبع ہے۔ خدا نے چاہا تو احباب کو جلسہ سالانہ پر تیار ملے گی۔

پیارے نبی کی پیاری باتیں

اسلامی اخلاق۔ اسلامی زندگی۔ اسلامی دستور العمل

یہ کتاب جسکا نام الواح الہدیٰ ہے۔ مذکورہ بالا تین مضامین پر لکھی گئی ہے۔ اسمیں کئی ابواب ہیں۔ ہر باب کے نیچے پہلے آیات قرآن مجید کا ترجمہ دیا گیا ہے پھر احادیث صحیحہ کا ترجمہ۔ کتاب کیا ہے مکارم الاخلاق (جسکے اتمام کیلئے حضرت نبی کریمؐ کی بعثت ہوئی) کی پوری پوری رہنمائی ہے۔ اسمیں اسلام کی صحیح تہذیب سکھائی ہے یہ دکھایا ہے۔ کہ ایک مومن کو کیونکر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ ہر شعبہ حیات کے متعلق اسلامی ہدایات منقول ہیں۔ تعلیم کیلئے بچوں جوانوں بوڑھوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ انشاء اللہ۔ یاد رکھئے:- یہ کتاب آپ کا قومی بکڈپو تالیف و اشاعت شائع کریگا۔ یہ کتاب ۲۰×۲۶ کے قریباً دو سو صفحے کی ہوگی۔ یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی مرتبہ ہے

حق الیقین

فی تفنید مفوات المنافقین

کچھ عرصہ گذرا ایک شیعہ نے مفوات المسلمین نام کی کتاب لکھکر شائع کی تھی جسمیں اسنے مسلمان کہلاتے ہوئے بھی آریوں اور عیسائیوں کی طرز اختیار کی۔ اور احادیث کا غلط مفہوم ظاہر کر کے حضرت نبی کریمؐ امہات المومنین اور دیگر ائمہ اسلام پر ہر قسم کی بوچھاڑ کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے اور ناواقفوں کو گمراہ کرنے کیلئے اس کتاب سے خاطر خواہ مدد لی۔ چونکہ اس گمراہ کن تصنیف سے بداثر ہونیکا اندیشہ تھا اسلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس نے اسکے جواب کیلئے قلم اٹھایا۔ اور اسکے ایک ایک اعتراض کو مختلف طریق سے رد کیا۔ حضور نے اس جواب میں جہاں احادیث کے فوائد اور انکی صحیح اور اصل پوزیشن کو واضح کیا۔ اور ائمہ حدیث کی کوششوں اور محنتوں کے متعلق تحریر فرمایا ہے وہاں حضرت نبی کریمؐ اور امہات المومنین پر لگائے گئے الزامات کی بھی بے نظیر طریق پر قلعی کھولی ہے۔ یہ کتاب جلد ہی تیار ہو کر چھپ جائیگی

المشتہر:- مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

(اشتہارات)

روح افزا بشارت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا تازہ پُر معارف کلام

گنجینۂ معرفت حصہ دوم

کلامِ محمود

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خاص تلطف و شفقت قدیمہ کے ماتحت اپنی تازہ پُر معارف نظمیں بغرض اشاعت اس عاجز کو عنایت فرمائی ہیں ۔ اس بیش بہا عطیہ کو بصورت حصہ دوم کلام محمود احباب تک پہنچاتا ہوں ۔ انشاء اللہ العزیز جلسہ سے پہلے چھپ کر طیار ہو جائے گی ۔

ایک اور نئی طرز کی تصنیف

حقیقۃ الجنون

سنت قدیمہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی منکرین نے علاوہ اور الزاموں کے مجنون اور مریض مالیخولیا قرار دیا ہے ۔ اور یہ مشابہت تامہ کے لئے ضروری تھا ۔ لیکن اب تک کسی نے مستقل رسالہ اس موضوع پر لکھنے کی جرأت نہیں کی تھی مگر پچھلے سال اس کمی کو بھی ایک منچلے منکر نے پورا کر کے ایک رسالہ ورود دل شائع کر دیا ہے ۔ جس میں حضرت اقدس کو مالیخولیا اور جنون ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے ۔ مگر خدا کی شان کہ اس سرزمین سے جس سے وہ رسالہ شائع ہوا ہے ۔ ہمارے ایک احمدی دوست نے اس کا ایسا دندان شکن اور مفصل جواب لکھا ہے کہ انشاء اللہ تاقیامت اس کا جواب الجواب نہیں ہو سکے گا ۔ پیرایہ محققانہ اور دلچسپ ہے ۔ جو عیوب اور نقائص منکر نے مسیح موعود پر لگائے ۔ وہی عیوب اور نقائص اس منکر کے وجود میں ثابت کر دکھائے گئے ہیں ۔ غرضیکہ نہایت لطیف پیرایہ ہے ۔ طیار ہے ۔ قیمت ۶/ ۔

علامہ میر محمد اسحٰق صاحب فاضل

کی تازہ ترین بیش بہا تالیف

اخلاق نبوی

آنحضرت کا اسوۂ حسنہ ۔ اخلاق فاضلہ کے بہترین اسباق ۔ صحابہ کرام کے ایثار اور اطاعت کے بے نظیر نمونے ۔ اسلامی زندگی کا صحیح فوٹو ۔

الحمد للہ کہ جس اہم اور ضروری تالیف کے متعلق مکرم میر صاحب آٹھ ماہ قبل بطور تمہید اخبار ہذا میں اعلان کر چکے ہیں ۔ اور جس کے لئے احباب چشم براہ ہو رہے ہیں ۔ وہ اب نہایت آب و تاب اور خوبصورتی سے تیار ہو گئی ہے ۔ مسلمانوں کو عموماً احمدیوں کو خصوصاً اس کی کس قدر ضرورت ہے ۔ یہ محتاج بیان نہیں ۔ کہنے کو تو ہم مسلمان اور احمدی مسلمان ہیں ۔ مگر عملاً وہ بات جو حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں ۔ قریباً بالکل مفقود ہے ۔ پھر ایسے مسلمان کہلانے کا کیا فائدہ ۔ جس کا نتیجہ عبث ہو ۔ اور آج کل یہی ایک بات ہے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ قریباً ہر خطبہ میں زور دیتے ہیں ۔ پس اس اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ میر صاحب نے یہ شاندار کتاب تالیف فرمائی ہے ۔ اس میں اس قدر احتیاط برتی گئی ہے ۔ کہ اپنی طرف سے ایک لفظ بھی ایزاد نہیں کیا گیا ۔ بلکہ صرف احادیث مقدسہ کا سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ ایسی خوبصورتی اور دلآویز طریق سے کیا گیا ہے ۔ کہ معمولی سے معمولی پڑھا ہوا بچہ اور جوان ۔ عورت اور مرد نہ صرف بآسانی سمجھ لے گا ۔ بلکہ دلچسپ واقعات اور آنحضرت اور آپ کے صحابہ کرام کے حالات اور قصے پڑھ کر ایسا مگن ہو جائے گا ۔ کہ بغیر ختم کئے اور بغیر اپنے تئیں ان پر عمل پیرا کئے اس کتاب کو چھوڑے گا نہیں ۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ اور خاص اہتمام سے کیا گیا ہے ۔ جو خواہ مخواہ بھی دل کو لبھاتا ہے ۔ خط جلی اور نہایت واضح ہے ۔ پانچسو احادیث کا ترجمہ ہے ۔ قیمت بلاجلد ۱۲/ ۔ مجلد سنہری کپڑا خوبصورت ۱/۴ ۔ احباب جلد منگالیں ۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک چھوٹے چھوٹے تحفہ جات تیار ہو رہے ہیں ۔ جن کو دیکھ کر احباب کا جی للچائے گا ۔ اس لئے جلسہ پر آنے والے دوست طیاری کر کے آویں ۔ کہ وہ نقد قیمت پر مل سکیں گے ۔ ورنہ حسرت لے کر واپس لوٹیں گے ۔

ملنے کا پتہ :- کتاب گھر قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل ۔ ایڈیٹر)

جلسہ سالانہ اور حیرت انگیز رعایت
۲۰ دسمبر تا یکم جنوری کو یاد رکھیے

مقبول عام موتی سرمہ رجسٹرڈ

آج موتی سرمہ رجسٹرڈ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر فریفتہ اور حکما شیفتہ ہیں۔ جو بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ایک تولہ کی قیمت دو روپے آٹھ (عہ) ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری ایک تولہ کے خریدار سے صرف (عہ) دو روپے۔

شہرہ آفاق اکسیر البدن (رجسٹرڈ)

کمزور کو زور آور، اور زرد رو اور کو شہ زور بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ مگر ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف چار روپے۔

پسندیدہ موتی دانت پوڈر (رجسٹرڈ)

یہ پوڈر جملہ امراض دندان کیلئے تریاق ہے۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبو دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ عوام سے لیکر بڑے بڑے تعلیم یافتہ گریجویٹ اسکا بصد شوق استعمال کرتے ہیں۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ۔ مگر ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف ۱۲؍

صرف نصف قیمت

سکھوں و آریوں میں تبلیغ کرنے کیلئے بہترین مستند و مسلمہ حسب ذیل کتابیں خریدیے۔ آریہ مذہب کی حقیقت ایک روپیہ۔ ہندو دھرم کی حقیقت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب ۸؍ رستیارتھ پرکاش ایڈیشن ایک روپیہ۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر ۵؍ سکھ اور مسلمان ۶؍ سکھ اور اذان ۸؍ قضیہ گائے پر تنقیدی نظر ہندو دھرم دستور ۲؍ جھٹکا ہے ۱؍ ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف نصف قیمت۔

اگر باہر سے دوست درخواست کریں۔ اور خط پر آخری تاریخ یعنی یکم جنوری کی بھی ڈاک خانہ کی مہر ہوگی۔ تو وہ دوست بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے۔

پتہ
مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

یہ گھڑی کیسی ہے؟

اگر آپ کو گھڑی کی پہچان نہیں ہے۔ تو یہ سوال بہت اچھا ہے۔ آپ جب ہم سے گھڑی خریدیں۔ تو اپنا خیر خواہ بھائی سمجھکر ہمارے مشورہ سے خریدیں۔ ایام جلسہ سالانہ میں صبح سے ۹ بجے تک یہ نایاب موقعہ آپ کو ملیگا۔ کہ دیکھ بھال کر ہر طرح سے پسندیدہ گھڑی لے سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فہرست الفضل میں مختصر مگر نہایت کارآمد کئی بار چھپ چکی ہے۔

نوٹ:۔ اگر کسی بھائی کی پرانی گھڑی میں معمولی نقص ہوگا۔ تو فوراً ٹھیک کر دی جاویگی۔ خرچ کچھ نہ ہوگا۔ المشتہر

حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

پیٹنٹ بہرہ پن رجسٹرڈ

کم سننے۔ کان بڑوں یا بچے کے بہنے۔ درد۔ بھاری پن۔ ورم۔ خشکی کھجلی۔ سنسناہٹ دائمی ہونے پردہ کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی صحیح دنیا میں صرف ایک ایلر دجھیٹا بلب ایڈیٹر پیٹینٹ میڈیسن بہت کار دغن کراتا ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔ بادشاہی منجن مسوڑوں کا پھول جانے درد۔ پانی لگنے۔ اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی چار آنہ۔ دھوکہ بازوں اور ٹھگوں سے ہوشیار رہو۔ مرض ہمہ کیلئے عملاً کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھیے پتہ: کان کی دوا بلب ایڈیٹر پیٹنٹ میڈیسن بھٹنڈہ

جلسہ سالانہ پر بوٹوں کی دوکان

ہم نے آگرہ کے مشہور و معروف احمدی کارخانہ سے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر قسم کے شو۔ گرگابی۔ سلیپر نئے نمونہ کے مردانہ زنانہ جلسہ سالانہ پر احباب کے لئے مہیا کریں۔ امید ہے۔ کہ احمدی برادران ملت ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

(اکرم الٰہی بن غلام نبی سیٹھی۔ مہاجر قادیان)

کی ضرورت

ملک کو اب نہیں ہے۔ بلکہ عام طور پر صنعت و دستکاری جاننے والوں کی ضرورت ہے۔ اور خاص طور پر بجلی کا کام جاننے والوں کی۔ اسلئے اس سکول کے تعلیم یافتہ دو ہزار روپیہ سالانہ آمدنی تک پہنچ گئے جنکی فہرست اور پراسپکٹس اس سکول سے مفت مل سکتی ہے۔

المشتہر

پرنسپل سکول آف پلانڈ الیکٹرسٹی سکول (بجلی) کپور تھلہ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمل پور۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص گکروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سول سرجن بہادر۔

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپیہ (ﮧ) تریاق چشم رجسٹرڈ محصول ڈاک ازی مہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ۔ گڑھی شاہدولہ صاحب۔ گجرات پنجاب

تحفہ کشمیر

تار کا پتہ "زعفران"

ناظرین اس موقعہ سے فائدہ اٹھایئے۔ سرما میں نرخ گراں ہونگے۔ کشیرہ اول ½، گز لعہ۔ دوم ¼، گز مساوات ... وہی دو ہر خود رنگ ... دوم ... وہی ایک بھی سفید بر کنارہ رنگی خود رنگ ... گل بنفشہ خالص للعہ سیر۔ زعفران خالص ... فی تولہ۔ بہیدانہ شیریں ... سیر۔ اخروٹ پانچ سیر وغیرہ پارسل مع محصول ڈاک ... اونی کا مدار شال ...

سوپور ٹریڈنگ ایجنسی سوپور کشمیر

دس مرلہ سفید زمین

عمدہ موقعہ پر مسجد مبارک کے بہت قریب جو تقریباً دو منٹ کا راستہ ہے قابل فروخت ہے۔ قیمت چھ سو روپیہ ہے۔

خاکسار
مرزا شریف احمد قادیان

آلات زراعت و دیگر مشینری

ہمارے شہرہ آفاق کماد پیڑنے کے بیلنے جات چارہ کترنے کی مشینیں۔ دیسی رہٹ۔ (ہلٹ) انگریزی ہل۔ خراس۔ دیل چکیاں۔ چاول ریسیو یا بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

ایم عبد الرشید اینڈ جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

خاص جلسہ پر آنیوالے دوست نوٹ کر لیں

قصبہ قادیان احمدیہ بازار وچ ہٹی ہٹیں والی عنایت اللہ دی وکن کتاباں نوٹ بکاں تے جراباں بہا سوتے جی

ناظرین جہاں آپ بڑی بڑی دوکانوں سے کتابیں خرید فرمادیں گے وہاں اس غریب کو بھی یاد رکھیں۔ اور بھول نہیں۔ بلکہ غریبوں کی امداد کرنی آپ لوگوں کا اولین فرض ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسطرح کتابیں بھی مل جاوینگی۔ اور مفت کا ثواب بھی ہوگا۔

اس دفعہ خاکسار بوجہ مالی کمزوری کے کوئی نیا تحفہ احباب کی خدمت میں پیش نہیں کر سکیگا۔ البتہ پرانی بات کو تجربہ طور پر آپکے پیش کرونگا۔ اور ان میں مناسب طور پر رعایت بھی کیجاویگی۔

پارہ اول مترجم ۸ رعایتی ۶ کتاب الصرف ۱۲ کتاب النحو ۹ حمایل شریف معرا جسکے الفاظ کھلے کھلے اور خوشخط اور جلد مضبوط ۱۲ جو کہ پہلے عہ یا عہ کو بکتی رہی ہے لہٰذا اوہام مکمل تین روپے (للعہ) فتح اسلام ۵ رعایتی ۴ توضیح مرام ۵ رعایتی ۴ تجربات نور الدین ہر دو حصہ (عہ) قرآن کریم بطرز لیسرنا القرآن صحیح اور مستند جسکو گورنمنٹ ہند نے بھی پسند فرمایا ہے۔ اور قیمتاً منگوایا ہے مجلد ۲ بے مجلد ۲ عیسائیوں کی ...... رعایتی ۴ انیس ہندی کا مہرشی ۴ مشین گن ۴ تارپیڈو ۴ کیفیت وید ۵ رعایتی ۴ نسیم دعوت ۶ رعایتی ۵ سرمہ چشم آریہ ۱۲ رعایتی ۹ شدھی کی اشدھی ۶ آریہ پنتھ کا فوٹو قیمت ۸ رعایتی ۶ مباحثہ آریہ سماج ۶ النبوت فی القرآن ۶ رعایتی ۵ النبوۃ فی الحدیث ۶ النبوت فی الالہام ۶ اسلامی اصول کی فلاسفی معہ فوٹو ۵ رعایتی ۴ برگزیدہ رسول ۵ بابیوں کی تردید میں کتاب ۸ بلوغ المرام (حدیث) مجرا ۳ ...... تاریخ الخلفاء عا مترجم اردو ۲ اسلام اور گرنتھ ۴ نماز مترجم ہر سہ حصہ ۶ شہادت مرزوی نعمت اللہ خانصاحب ۲ گرنتھوں میں خدا اسلام ۵ وفات مسیح ۲ لغات القرآن ۲ رعایتی ۱ مندرجہ ذیل کتب پنجابی کی ½ قیمت لیجاویگی۔ اگر تمام سٹ خریدا جاوے اور اگر ایک ایک کرکے خریدی جاوے تو ⅔ لی جاویگی۔ دربار مہدی ۲ کامن راج بی بی ا مرزا صاحب مہدی ۲ تحفہ احمدی ہر دو حصہ ۵ جنڈی ۱ چھٹی مسیح ا حق کا جواب ۵ گورمکھی منارۃ المسیح ۱ بیان مہدی ۱ تحفہ قادیان ۱ البرکات الصیح ۲ اسلامی شادی ۲ ڈھنڈورہ احمدی ۴ چھٹی مہدی ۱ مندرجہ ذیل کتب پنجابی کی ½ قیمت لیجائیگی۔ احمدی نماز مترجم منظوم پنجابی پسندیدہ حضرت

خلیفہ اول رضی ۵ اخبار مہدی ۱ کی شیخ موتی ۲ موتی بازار ۲ الوہیت مسیح جہاد احمدی ا گلزار نبوت ۴ توحیدی چشمہ ا کامن منقبہ مولوی ظفر الحق ا گلدستہ احمدی ا انوار احمدی ا ابیات بابا ہدایت اللہ ا لکھیا لگون متاو ۴ سہ حرفیاں و بارہ ماہ اشرف ا غلام سرور صاحب کے لطیفے ۴ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر بارہ نشان ۲ سہاگنامہ منشی جھنڈ خان ا سہاگ نامہ مولوی غلام رسول صاحب ا مندرجہ ذیل کتب میں کوئی رعایت نہیں کیونکہ انکی صرف چند کاپیاں ہیں۔ کذا بونکا انجام ۴ نور الدین ۴ ویدک توحید آئینہ ۲ تنبیہ زبان دراز ا قبولیت دعا کے گر ا صاعقہ غزنوی ...... سلک مروارید ہر دو حصہ ۱۰ رعایتی ۸ احکام القرآن ۸ مجلد ۸ آئینہ احمدیت و حقیقت بیعت ۸ لیکچر لاہور ۲ رعایتی ۲ قصائد احمدیہ ۴ مکتوبات مسیح موعود جلد سوم ۸ رعایتی ۴ مکتوبات مسیح موعود خاص نمبر ۲ رعایتی ۴ الحکم دلی ۸ تصدیق النبی رعایتی ۴ تذکرۃ المہدی ۴ رعایتی ۳ تقریر اور خط ۵ رعایتی ۴ ...... رعایتی ۵ تحفہ ویلز مجلد ۸ منصب خلافت و انوار خلافت دونوں مجلد ۸ ترک موالات ۸ رعایتی ۶ دعوت الامیر اردو مجلد ۶ رعایتی ۴ بے جلد ۴ رعایتی ۳ صداقت اسلام ۴ لوح الہدیٰ چھپی قطع رنگین ۲ رعایتی خدا ۱ مجموعہ ۳ رعایتی ۲ ضرورۃ الامام ۴ سیرت مسیح موعود ۳ ادعیۃ الاحادیث ۲ رعایتی ۱ مناہج تقویٰ ۲ تحفۃ الملوک ۲ رعایتی ۱ آئینہ حق نما ۴ موعود اقوام عالم ۸ آخر الانبیاء ا تعلیم خان ۴ خاتون ۴ سلسلہ دینیہ ہر دو حصہ ۳ نئی جنتری ۲ پنجسورہ ۲ قول الحق ۴ مسیح موعود ۴ مباحثہ گوجرانوالہ ۴ تصدیق براہین احمدیہ ۸ مباحثہ نبوت ۳ فصل الخطاب ۴

نئے تحفے: الواح الہدیٰ مرتبہ قاضی ...... صاحب۔ منہاج الطالبین۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء۔ ...... کا جواب جو کہ ایک شیعہ کے کتاب کے رد میں لکھی گئی ہے۔ الخطاب الجلیل مجلد ۔ التبلیغ ۸ التعلیم کشتی نوح کا عربی ترجمہ ۸ اخلاق نبوی ا مجلد ۸ حقیقۃ الجنون ۲ انکے علاوہ نہایت عمدہ جرابیں جاپانی ...... کا پیاں کاغذ رولدار و سفید۔ ہولڈر پنسلیں دواتیں قلمیں سیاہی ...... سلیٹیں ...... کی شیشی خوشبودار قیمت صرف ...... موجود ہیں۔

المشتہر

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

ہندوستان کی خبریں

دہلی میں جو اسلامی جلسے ہونیوالے ہیں۔ انکا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۲۵ دسمبر سہ پہر مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس زیر صدارت سر عبدالرحیم صاحب ۲۶۔ ۲۷ دسمبر بوقت شب اردو کانفرنس۔ ۲۸ دسمبر بوقت سہ پہر و شب سودیشی ہند کانفرنس زیر صدارت خواجہ حسن نظامی صاحب ۲۹۔ ۳۰ و ۳۱ دسمبر اجلاس مسلم لیگ زیر صدارت خانبہادر شیخ عبدالقادر صاحب۔

گذشتہ چند ماہ قبل غیر ہندوؤں کو دوبارہ ہندو بنانے کا جو کام بنگال میں جاری کیا گیا تھا۔ اسکے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے بہت ترقی کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کارکنان مشن چالیس ہزار غیر ہندوؤں کو دوبارہ ہندو بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں نو مسلم اور عیسائی بھی ہیں۔ متعدد خواتین کو بھی دوبارہ ہندو بنایا گیا ہے۔ بہت کم سنتال، کہار، گار و اور منڈا جو عیسائی ہو گئے تھے۔ پھر ہندو ہو گئے ہیں۔ مشن کی شاخیں ڈھاکہ۔ گوپال گنج۔ کرشن نگر۔ میمن سنگھ اور دیگر اضلاع میں کھلی ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ مشہور ناول نویس عورت مسز اگاتھا کرسٹی جس کی پراسرار گمشدگی نے ملک میں ہراس پیدا کر دیا تھا۔ اور پولیس اور افواج نے اسکی تلاش میں بڑی سرگرمی اور جوش سے کام لیا تھا۔ آخر کار ہیروگیٹ کے ایک ہوٹل میں مل گئی۔ تلاش میں پولیس کے سپاہی اور عامۃ الناس کے رضاکار ہزار ہا کی تعداد میں شامل ہوئے۔ سدھائے ہوئے شکاری کتے استعمال کئے گئے۔ اور ہوائی جہازوں اور ایک متحرک قلعہ کی مدد بھی لی گئی۔ ہوٹل کے دیگر مہمان کہتے ہیں۔ کہ مسز کرسٹی کی قوت حافظہ جواب دے چکی تھی۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو چھپائے رکھنے میں کامیاب ہو سکتی۔

لنڈن ۱۲ دسمبر "ڈیلی نیوز" کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ راوی ہے۔ سگریٹ سازی کے جدید قانون کے علاوہ ترکی کی انجمن پرداز تو تمام میگزین کے اشتہارات سرکاری کاغذات اور پرانے ٹکٹ فروخت کرنے کا ٹھیکہ بھی دیدیا گیا ہے۔ ترکی کے اندر جتنے جنگلی جانور مارے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب انجمن پرداز کی ملکیت سمجھے جاتے ہیں۔

سڈنی ۱۲ دسمبر۔ الیس اسپرنگز میں ۲ برس سے مینہ نہیں برسا۔ ...... چھوٹے زمیندار و کاشتکار بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ ایک آدمی متمول اور دوسرے دو تباہ ہیں۔

شنگھائی ۱۲ دسمبر۔ انڈو چائنا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کا جہاز لین ٹنگ جو مقام ...... سے روانہ ہوا تھا۔ وہ صبح سویرے شنگھائی سے ۲۴ میل فاصلہ پر چٹانوں سے ٹکرایا۔ اور گھنٹہ بھر میں غرق ہو گیا۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ہاؤس آف لارڈز میں گرما گرم بحث و تمحیص کے بعد مسودہ قانون کی کاروائی کی تیسری خواندگی باختتام ہوئی۔ قانون مذکور کا منشاء یہ ہے کہ مقدمات طلاق میں بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جنکا اکثر اخلاق پر خراب اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا انکو اخبارات میں شائع کیا ......

شہر میں با موقعہ زمین فروخت ہوتی ہے

مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے جنوب مشرق میں ۱۸ مرلہ قطعہ زمین ایک مرحوم کا فروخت ہوتا ہے۔ اس نواح میں نرخ تقریباً ۷۰۰۰ روپیہ مرلہ ہے۔